SUN.01.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 255
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 01 نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 255
۲۰ جمادی الاول 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)







کروڑوں لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کیے جارہے ہیں، اور سوال پوچھنے پر کوئی جواب ہی طے نہیں کی جاتی اس لئے۔۔

”چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدہ سے ہٹادیا جائے“: میرا کمار

انڈیا بلاک کی علامتی پارلیمنٹ میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف عوامی مواخذے کی قرارداد منظور، 6 سنگین الزامات عائد

دہلی: ۳۱؍اکتوبر (ایجنسی): چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف عوامی مواخذے کی کارروائی کے لیے اپوزیشن پارٹیوں کے اتحاد ’انڈیا‘ نے آج ’علامتی پارلیمنٹ‘ منعقد کیا، جس میں بالکل حقیقی پارلیمانی اجلاس کی طرح قرارداد کو بحث کے لیے منظور کیا گیا اور پھر بحث کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس علامتی پارلیمنٹ میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف 6 سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ ’علامتی پارلیمنٹ‘ میں پیش کردہ قرارداد میں اپوزیشن پارٹیوں کی جانب سے کہا گیا کہ ”31 اکتوبر 2026 کو نئی دہلی میں جمع ہونے والے انڈیا اتحاد کے اراکین پارلیمنٹ، جو ہندوستان کی 60 فیصد سے زیادہ آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں، اور شہریوں نے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 326 میں درج حق رائے دہی بالغاں کے تئیں اپنے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کرتے ہوئے اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے اقدامات سے اس حق کو انتہائی سنگین خطرہ لاحق ہے، یہ قرارداد منظور کی ہے کہ ان کے خلاف درج ذیل الزامات کی بنیاد پر مواخذے کی کارروائی چلائی جائے۔“ اس کے بعد چھ الزامات عائد کیے گئے ہیں، وہ ذیل میں پیش کیے جارہے ہیں۔ الزام نمبر 1: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے بی جے پی کی جانب سے لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات میں ووٹ چوری کرنے کے لیے رچی گئی بدنیتی پر مبنی مجرمانہ سازش کی نگرانی کی اور خود بھی اس میں شامل رہے۔ انہوں نے بی جے پی کو ووٹر لسٹس تک رسائی فراہم کرکے، اپنی مرضی سے ووٹروں کے نام شامل کرنے اور حذف کرنے، نیز انتخابی نتائج میں رد و بدل کی اجازت دے کر قصداً قانون کی حکمرانی کی خلاف ورزی کی ہے۔ وہ ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد، ہمارے انتخابی عمل پر پہلے سے طے شدہ حملے کا انجام دینے کے قصوروار ہیں۔ یہ ایک مجرمانہ فعل اور ملک و ہندوستان کے آئین کے خلاف غداری کا عمل ہے۔ الزام نمبر 2: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار ووٹر لسٹس کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے براہ راست ذمہ دار ہیں، جس کے تحت ووٹر لسٹس میں رد و بدل اور بڑے پیمانے پر ناموں کی کٹوتی کی گئی اور یہ عمل تباہ کن ثابت ہوا۔ انہوں نے قصداً اس بات کو یقینی بنایا کہ 2.13 کروڑ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹس سے حذف کر دیے جائیں، جس کے نتیجے میں وہ ہندوستان کے آئین کے ذریعہ حاصل حق رائے دہی سے محروم ہو گئے۔ یہ پورا عمل جانبدارانہ، غیر شفاف اور فطری انصاف کے اصولوں کی کھلی خلاف ورزی پر مبنی رہا ہے۔ یہ ایک مجرمانہ فعل اور ملک و ہندوستان کے آئین کے خلاف غداری کا عمل ہے۔ الزام نمبر 3: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پارلیمنٹ کی نگرانی یا اس کی جانکاری کے بغیر ہی ووٹروں کے اندراج سے متعلق قواعد کے فارم 6 میں غیر قانونی ترمیم کرنے کے قصوروار ہیں۔ اس کے ذریعے وہ پہلی بار ووٹر بننے والے شہریوں کے اندراج کو روکنے اور انہیں ہندوستان کے آئین کے ذریعے حاصل حق رائے دہی سے محروم کرنے کی مجرمانہ سازش میں شریک ہوئے، جس کے نتیجے میں ہندوستانی شہری کی حیثیت سے ان کے حقوق عملاً بے اثر ہو گئے۔ یہ ملک اور ہندوستان کے آئین کے خلاف غداری کا عمل ہے۔ الزام نمبر 4: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار ووٹر لسٹس سے ووٹروں کے نام حذف کرنے اور مقامی الیکٹورل رجسٹریشن افسران (ای آر او) کو اہل ووٹروں کے نام شامل کرنے سے روکنے کے مقصد سے ای آر او نیٹ/ ای سی آئی نیٹ سافٹ ویئر کا بدنیتی پر مبنی استعمال کرکے ووٹر فہرستوں پر کنٹرول غیر قانونی طور پر الیکشن کمیشن کے ہاتھوں میں مرکوز کرنے کے قصوروار ہیں۔ یہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے عمل میں رہزنی کرنے کی مجرمانہ کوشش ہے، جس پر ہندوستان کے جمہوری ڈھانچے کی بنیاد قائم ہے۔ یہ ملک اور ہندوستان کے آئین کے خلاف غداری کا عمل ہے۔ الزام نمبر 5: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار الیکشن کمیشن کے سات دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر جان بوجھ کر قانون کی خلاف ورزی کرنے کے قصوروار ہیں۔ انہوں نے دیگر دو الیکشن کمشنروں کو دانستہ طور پر اور غیر قانونی طریقے سے فیصلہ سازی کے عمل سے باہر رکھا، جس کے نتیجے میں دونوں الیکشن کمشنروں کو سرکاری ریکارڈ میں کم از کم 14 اعتراضات درج کرانے پڑے۔ یہ ہندوستان کے آئین میں طے شدہ الیکشن کمیشن کی آئینی ذمہ داریوں کی صریح خلاف ورزی ہے اور ملک و ہندوستان کے آئین کے خلاف غداری کا عمل ہے۔ الزام نمبر 6: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے یہ بھی کہا کہ ”31 اکتوبر 2026 کو نئی دہلی میں جمع ہونے والے انڈیا بلاک کے اراکین پارلیمنٹ، جو ہندوستان کی 60 فیصد سے زیادہ آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں، اور شہری یہ قرارداد منظور کرتے ہیں کہ ہندوستان کے عوام کے ملک کی مسلح افواج کو بدنیتی دہی کے لیے، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف ہندوستان کے آئین کے تحت طے شدہ قانونی دائرہ کار کے مطابق عدالت میں غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔“



عمل میں سہولت پیدا کرنے کی مجرمانہ کوشش ہے، جس پر ہندوستان کے جمہوری ڈھانچے کی بنیاد قائم ہے۔ یہ ملک اور ہندوستان کے آئین کے خلاف غداری کا عمل ہے۔ الزام نمبر 5: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار الیکشن کمیشن کے سات دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر جان بوجھ کر قانون کی خلاف ورزی کرنے کے قصوروار ہیں۔ انہوں نے دیگر دو الیکشن کمشنروں کو دانستہ طور پر اور غیر قانونی طریقے سے فیصلہ سازی کے عمل سے باہر رکھا، جس کے نتیجے میں دونوں الیکشن کمشنروں کو سرکاری ریکارڈ میں کم از کم 14 اعتراضات درج کرانے پڑے۔ یہ ہندوستان کے آئین میں طے شدہ الیکشن کمیشن کی آئینی ذمہ داریوں کی صریح خلاف ورزی ہے اور ملک و ہندوستان کے آئین کے خلاف غداری کا عمل ہے۔ الزام نمبر 6: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے آزادانہ طور پر کام کرتے ہوئے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کو یقینی بنانے اور ہندوستان کے آئین کے تحفظ کی اپنی آئینی ذمہ داری کی خلاف ورزی کی ہے۔ انہوں نے بار بار اپوزیشن کو نشانہ بنایا، اس کی بات سننے سے انکار کیا اور اپوزیشن رہنماؤں کو اپنا موقف پیش کرنے سے روکنے کے لیے الیکشن کمیشن کے دروازے بند کر دیے۔ جب اپوزیشن رہنماؤں کو غیر قانونی طور پر نااہل قرار دیا گیا، انتخابات لڑنے سے روکا گیا اور ان کے دفتر کے باہر سڑکوں پر ان کے ساتھ دہشت گردانہ مار پیٹ کی گئی، تب وہ خاموش تماشائی بنے رہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف مذکورہ بالا سنگین الزامات عائد کیے جانے کے بعد انڈیا بلاک نے کہا کہ نگہداں بی جے پی کے تئیں اس شرمناک فرمانبرداری کے بدلے گیانیش کمار کے خاندان کے کئی افراد کو فوائد اور دیگر سہولتیں حاصل ہوئی ہیں، جن میں باوقار اور منافع بخش عہدوں پر تقرریاں اور مالی فوائد حاصل کرنے کے غیر معمولی مواقع شامل ہیں۔ ساتھ ہی اپوزیشن نے الزام عائد کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کے اشارے پر کھلے عام اپنی آئینی ذمہ داری کے خلاف کام کرکے گیانیش کمار نے ہندوستانی عوام کے اعتماد اور بھروسے کو توڑا ہے۔ انہوں نے قصداً قانون کی حکمرانی کو کمزور کیا ہے اور جمہوری طریقے سے منعقد ہونے والے انتخابات کے نتائج میں رد و بدل کرنے اور انہیں غلط انداز میں پیش کرنے کی مجرمانہ سازش میں حصہ لیا ہے۔ یہ انتخابات ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد ہیں۔ یہ ملک اور ہندوستان کے آئین کے خلاف غداری کے اعمال ہیں۔ انڈیا بلاک کے مطابق ”مذکورہ حقائق کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ دسمبر 2023 میں وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کی جانب سے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو فراہم کردہ قانونی تحفظ کا مقصد ملک اور ہندوستان کے آئین کے خلاف ان کے مجرمانہ اعمال کو تحفظ فراہم کرنا تھا۔ لہٰذا اس قانونی تحفظ کو فوری طور پر ختم کیا جانا چاہیے۔“ ساتھ ہی انڈیا بلاک نے یہ بھی کہا کہ ”31 اکتوبر 2026 کو نئی دہلی میں جمع ہونے والے انڈیا بلاک کے اراکین پارلیمنٹ، جو ہندوستان کی 60 فیصد سے زیادہ آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں، اور شہری یہ قرارداد منظور کرتے ہیں کہ ہندوستان کے عوام کے ساتھ اس سنگین دھوکہ دہی کے لیے، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف ہندوستان کے آئین کے تحت طے شدہ قانونی دائرہ کار کے مطابق عدالت میں غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔“

اعظم خان رہا ہوتے ہی دوبارہ حراست میں

ای ڈی نے کسا شکنجہ



لکھنؤ: ۳۱؍اکتوبر (ایجنسی): سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی ٹیم نے رام پور جیل سے باہر نکلتے ہی حراست میں لے لیا ہے۔ ای ڈی کی ٹیم پیرا ملٹری فورسیز کے ساتھ پہنچی تھی۔ جانچ ایجنسی کی تقریباً تین گاڑیاں رام پور جیل کے باہر کھڑی تھیں۔ وہیں، جب جیل سے رہا ہو کر باہر نکلے اعظم خان نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اب کہنے کے لئے بچا ہی کیا ہے؟ میں کیا کہوں؟ قانون تو جیسے ختم ہی ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان ہونے کی یہی سزا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہماری غلطی بس اتنی تھی، کہ ایک مسلمان نے یونیورسٹی بنائی۔ یہی ہمارا گناہ ہے۔ ہم نے بچوں کے لئے اسکول بنوائے۔ کیا یہی ہمارا گناہ ہے؟ جیل کے باہر ایک ایک ویڈیو بھی سامنے آیا ہے، جس میں وہ رام پور جیل سے باہر آتے ہیں۔ تبھی انہیں ای ڈی حراست میں لے جاتی ہے۔ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے وہ موقع پر موجود حامیوں کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے نظر آئے اور آسمان کی طرف اللہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ اس کے بعد انہیں گاڑی میں بٹھا کر ای ڈی کی ٹیم لے گئی۔ اس دوران آس پاس بڑی تعداد میں پولیس اور سکورٹی اہلکار نظر آئے۔ اعظم خان کو ای ڈی نے جیل کے باہر ایک درج معاملے میں گرفتار کیا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے دو پین کارڈ معاملے میں سابق مرکزی وزیر محمد اعظم خان، ان کے بیٹے اور سابق رکن اسمبلی عبداللہ اعظم خان کو راحت دی تھی اور سزا معطل کر دی تھی۔ عدالت نے اس سے پہلے ان کے قصوروار ثابت ہونے پر روک لگانے اور سزا معطل کرنے اور عبوری ضمانت دینے کی عرضیوں پر سماعت کے بعد اپنا حکم محفوظ رکھ لیا تھا۔

ایران پر حملہ ہوا تو جواب فوری ہوگا: مجتبیٰ خامنہ ای کی امریکہ اسرائیل کو وارننگ



تہران: ۳۱؍اکتوبر (ایجنسی): ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے امریکی اور اسرائیلی حملے کی صورت میں غیر محدود جغرافیائی دائرے میں فوری اور مؤثر جوابی کارروائی کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے فوجی کمانڈروں کو دشمن کے تمام فوجی اور غیر فوجی اہداف کی فہرست تازہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ایرانی فوج نے بھی خبردار کیا ہے کہ امریکہ نے دوبارہ حملہ کیا تو جنگ پہلے سے کہیں وسیع علاقے تک پھیل سکتی ہے۔ دوسری جانب قطر کی ثالثی میں امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات کی کوششیں جاری ہیں، جس سے خطے میں جنگ اور سفارت کاری دونوں کے امکانات بیک وقت موجود ہیں۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای نے امریکہ اور اسرائیل کو سخت انتباہ دیتے ہوئے مسلح افواج کو ہدایت دی ہے کہ ایران کے خلاف کسی بھی نئے فوجی یا دہشت گردانہ حملے کا فوری، مؤثر اور جغرافیائی حدود سے آزاد جواب دیا جائے۔ ایرانی سرکاری نشریاتی ادارے IRIB کے مطابق خامنہ ای نے ہفتے کو اعلیٰ فوجی کمانڈروں سے ملاقات کے بعد جاری بیان میں کہا کہ اگر دشمن دوبارہ حملہ کرتے ہیں تو اس جنگ کے خاتمے کا وقت اور شرائط ایران کی مسلح افواج اور عوام طے کریں گے۔ خامنہ ای نے فوجی قیادت کو ہدایت دی کہ امریکی اور اسرائیلی اہداف کی فہرست کا جامع جائزہ لے کر اسے تازہ کیا جائے، تاکہ دشمن کے تمام فوجی اور غیر فوجی اثاثے ایرانی مسلح افواج کی پہنچ میں رہیں۔ ان کے بیان میں کہا گیا کہ کسی بھی نوعیت یا سطح کے خطرے کا جواب فوری اور مؤثر ہونا چاہیے۔ انہوں نے فوجی تیاری کو ایران کی دفاعی صلاحیت اور دشمن کو حملے سے باز رکھنے کی حکمت عملی کا بنیادی حصہ قرار دیا۔ اس پیغام میں جغرافیائی حدود کی پابندی نہ کرنے کا ذکر خاص طور پر اہم ہے، کیونکہ اس سے اشارہ ملتا ہے کہ ایران کسی نئے حملے کی صورت میں جواب کو صرف اپنی سرحدوں یا کسی ایک محاذ تک محدود رکھنے کا پابند نہیں سمجھتا۔ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ایران اور امریکہ کے درمیان فروری ۲۰۲۶ء میں شروع ہونے والی جنگ کے بعد سے کشیدگی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔ ۲۸ فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر مشترکہ حملے کیے تھے، جن میں اس وقت کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای اور متعدد اعلیٰ فوجی کمانڈر ہلاک ہوئے تھے۔ ایران نے جواباً اسرائیل اور مشرق وسطیٰ میں امریکی اہداف کو نشانہ بنایا تھا۔

کانگریس اور انڈیا اتحاد جمہوریت کا مذاق اڑا رہے ہیں

ملک میں پہلی ووٹ چوری نہرو کے دور میں ہوئی: بی جے پی

نئی دہلی: ۳۱؍اکتوبر (ایجنسی) بھارتیہ جنتا پارٹی نے ووٹ چوری کے معاملے پر کانگریس اور انڈیا اتحاد کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ اپوزیشن جمہوریت کے نام پر پارلیمنٹ کا مذاق اڑا رہی ہے۔ بی جے پی نے کانگریس کے فرضی پارلیمنٹ (موک پارلیمنٹ) پروگرام پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ حقیقی پارلیمنٹ میں سونا، آنکھ مارنا، ایوان سے غائب رہنا، ویل میں ہنگامہ کرنا اور کارروائی میں خلل ڈالنا کانگریس اور انڈیا اتحاد کا طرز عمل رہا ہے۔ بی جے پی کے قومی ترجمان اور رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر سمبت پاترا نے ہفتہ کو پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کے دوران سردار ولبھ بھائی پٹیل کی یوم پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ہندوستان میں ووٹ چوری کی پہلی مثال ملک کی آزادی کے ابتدائی دور میں سامنے آئی تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کانگریس کے سینئر رہنماؤں نے سردار پٹیل کے حق میں ووٹ دیا تھا، لیکن پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم بن گئے۔ پاترا نے اسے ملک کا پہلا غیر منتخب وزیر اعظم بننے کی مثال قرار دیتے ہوئے پنڈت نہرو پر سردار پٹیل کو ان کے حق سے محروم کرنے کا الزام لگایا۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کے ووٹ چوری سے متعلق الزامات پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ڈاکٹر پاترا نے کہا کہ کھڑگے کا دعویٰ ہے کہ 13 کروڑ ووٹروں کے ووٹ چوری ہوئے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر واقعی 13 کروڑ لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کر دیے گئے ہوتے تو کیا ملک میں امن و امان برقرار رہ سکتا تھا؟ ایسے لوگ سڑکوں پر کیوں نہیں اترے؟ ڈاکٹر پاترا نے کہا کہ خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کا عمل ابھی جاری ہے اور حتمی ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے کا عمل مکمل نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جن لوگوں کو لگتا ہے کہ ان کا نام ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہے، وہ مقررہ طریقہ کار کے تحت فارم-6 بھر سکتے ہیں۔ بی جے پی ترجمان نے کہا کہ حکومت، اپوزیشن اور صحافیوں سمیت سبھی کی ذمہ داری ہے کہ ووٹ دینے کا حق صرف ہندوستانی شہریوں کو حاصل ہو۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا دراندازوں کو ملک کا ووٹر بننے کی اجازت دی جانی چاہیے؟ ان کے مطابق ووٹر لسٹ کی نظرثانی کا مقصد اہل ووٹروں کے ناموں کو یقینی بنانا اور انتخابی فہرست کو درست کرنا ہے۔ فارم 6 میں ترمیم کیے جانے سے متعلق کھڑگے کے الزام پر پاترا نے کہا کہ فارم میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے، بلکہ اس کے ساتھ ایک اعلانیہ شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں 27 مئی 2026 کے سپریم کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ عدالت نے بھی فارم 6 میں ترمیم اور اعلانیہ شامل کیے جانے کے درمیان فرق واضح کیا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف اپوزیشن کے الزامات پر ڈاکٹر پاترا نے کہا کہ ایس آئی آر کا فیصلہ چیف الیکشن کمشنر اور دونوں دیگر الیکشن کمشنروں نے باہمی اتفاق رائے سے کیا تھا۔ انتخابی کمیشن کی جانب سے تصویر اور بیان کے ذریعے اس سلسلے میں معلومات بھی فراہم کی گئی تھیں۔ پاترا نے کھڑگے پر بار بار جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ایسے بیانات کے ذریعے راہل گاندھی کے الزامات کو سچ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

یوٹیوبر دھرو راٹھی کے خلاف قابل ضمانت وارنٹ جاری

نئی دہلی: ۳۱؍اکتوبر (ایجنسی) دہلی کی ساکیت عدالت نے 2018 کے ہتک عزت کے معاملے میں یوٹیوبر دھرو راٹھی کے خلاف تازہ ضمانتی وارنٹ جاری کیا ہے۔ جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس راہل جین نے دھرو راٹھی کے خلاف قابل ضمانت وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیتے ہوئے انہیں 3 نومبر کو عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت دی۔ آج عدالت میں پیش نہ ہونے پر ان کے خلاف یہ وارنٹ جاری کیا گیا۔ آج سماعت کے دوران وکاس پانڈے کی جانب سے پیش وکیل سکشم شرما نے کہا کہ دھرو راٹھی عام طور پر آسٹریا میں رہتے ہیں اور کا کروچ جنتا پارٹی کے دہلی میں ہونے والے مظاہروں میں شرکت کے لیے ہندوستان آئے تھے، لیکن اب وہ ملک چھوڑ چکے ہیں۔ اس کے بعد عدالت نے دھرو راٹھی کے خلاف نیا قابل ضمانت وارنٹ جاری کر دیا۔ اس سے پہلے 17 اکتوبر کو سماعت کے دوران عدالت کو بتایا گیا تھا کہ دھرو راٹھی کے خلاف جاری تازہ سمن تو تعمیل کے لیے پہنچا، لیکن ان کے مکان پر تالا لگا ہوا ملا۔ اس کے بعد فون کے ذریعے دھرو راٹھی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی، لیکن انہوں نے نوٹس لینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ان کی رہائش گاہ کے باہر سمن چسپاں کر دیا گیا۔ عدالت نے اس بات کا بھی نوٹس لیا کہ دھرو راٹھی کو پہلی بار جولائی 2019 میں سمن جاری کیا گیا تھا اور شکایت کنندہ مسلسل سمن جاری کرانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ معاملہ وکاس ساکرتیا بین عرف وکاس پانڈے کی جانب سے دائر ایک فوجداری ہتک عزت کی شکایت سے متعلق ہے۔ اس میں الزام لگایا گیا ہے کہ راٹھی نے ایک ایسا ویڈیو پوسٹ کیا تھا جس سے شکایت کنندہ کی بدنامی ہوئی۔ شکایت کنندہ کا الزام ہے کہ جرمنی میں رہنے والے راٹھی نے ’بی بی سی پی آئی ٹی سیل پارٹ 2‘ کے نام سے ایک ویڈیو اپ لوڈ کرکے اسے عام کیا، جس میں شکایت کنندہ کے خلاف کئی جھوٹے الزامات لگائے گئے ہیں۔

اپوزیشن ملک کے لئے رکاوٹیں کھڑی کر رہا ہے، ”ذہنی نکسلیوں“ سے عوام رہیں ہوشیار: پی ایم مودی



دہلی: ۳۱؍اکتوبر (ایجنسی): وزیر اعظم نریندر مودی نے قومی اتحاد کے دن کے موقع پر اپوزیشن پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومتی پالیسیوں کی مخالفت کرے لیکن بدقسمتی سے ملک میں اپوزیشن اب رکاوٹ کرنے والی جماعت بن چکی ہے۔ اپنی مایوسی سے اپوزیشن ملک کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے۔ یہ مخالفت نہیں بلکہ رکاوٹ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ لوگ آئین کو درکنار کرنے اور ملک کو تقسیم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہم دشمنوں کو متحد ہو کر ایسی طاقتوں کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ کون خفیہ طور پر بیرون ملک میٹنگ کر رہا ہے اور کون بھارت مخالف طاقتوں کی زبان بول رہا ہے۔ ہمیں متحد ہو کر ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ ملک سے ذہنی نکسلیوں کا خطرہ ٹل نہیں سکا ہے۔ ملک کو ان کے خلاف ہمیشہ چوکنا رہنا چاہیے۔ وزیر اعظم نے مکمل ازم اور ماؤ نواز دہشت گردی سے مکمل طور پر نجات نہیں دلا دینا وہ آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ ٹھیک ایک سال بعد آج ملک کا عزم پورا ہوا ہے۔ مکمل ازم کی کمر ٹوٹ چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2015 میں ملک کے 126 اضلاع بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثر تھے، لیکن مارچ 2026 تک ملک کا کوئی بھی ایسا ضلع نہیں ہوگا جو اب بھی مکمل ازم سے متاثر ہو۔ انہوں نے کہا کہ کئی دہائیوں سے تشدد اور خونریزی کا شکار یہ اضلاع اب ترقی کے دھارے کا حصہ بن رہے ہیں۔ ان علاقوں میں سڑکیں پھیل رہی ہیں، موبائل نیٹ ورک پہنچ رہے ہیں، اور اسکول کی سہولیات بہتر ہو رہی ہیں۔ نوجوانوں کے لیے تعلیم، روزگار اور ترقی کے نئے مواقع کھل رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے غلبہ متاثرہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے خاندانوں کو سلام پیش کیا جنہوں نے یوم اتحاد کی تقریبات میں حصہ لیا۔ انہوں نے ان بہادر سپاہیوں کو بھی خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے ان علاقوں میں امن قائم کرنے کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ہندوستان پہلے سے زیادہ محفوظ ہے۔ وزیر اعظم مودی نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بغیر آج کے ہندوستان کا تصور کرنا مشکل ہے۔ سردار پٹیل نے ہندوستان کی موجودہ شکل کو تشکیل دیا اور، آزادی کے بعد، 550 سے زیادہ شاہی ریاستوں کو متحد کیا، ملک کو ایک دھاگے میں پرو دیا۔ انہوں نے کہا کہ سردار پٹیل ہندوستان کے تنوع کو رکاوٹ نہیں بلکہ اتحاد کی حقیقی بنیاد سمجھتے تھے۔ انہوں نے نہ صرف ملک کے جغرافیہ کو متحد کیا بلکہ ہندباتی اتحاد کی بنیاد کو بھی مضبوط کیا۔ گجرات میں سومناتھ مندر کی تعمیر نو کے ذریعے، اس نے ملک کی ثقافتی نشاۃ ثانیہ کا آغاز بھی کیا۔ پی ایم مودی نے کہا کہ سومناتھ مندر کا جھنڈا 1000 سالوں سے فخر کے ساتھ لہرا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دنیا بدامنی کی آگ میں جل رہی ہے اور سامل کا بحران بڑھ رہا ہے۔ ایسے وقت میں ہندوستان اور ہندوستانیوں کا اتحاد ایک بہت بڑی طاقت ہے، جو ملک کو تمام طوفانوں سے نکالے گا۔ انہوں نے کہا کہ کئی ممالک نے ڈیزل اور پیٹرول کی خریداری پر بھی حد میں لگا لگی ہیں۔ اسی طرح کے خدشات بھارت کے بارے میں بھی ظاہر کیے گئے تھے اور بھارت مخالف قوتیں بھی سرگرم ہو چکی تھیں۔ پی ایم مودی نے کہا کہ آزادی کسی بھی ملک کے لیے ضروری ہے، کیونکہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ملک اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرتا ہے۔ تاہم آزادی کی رہنمائی ایک جمہوریہ کرتی ہے۔ آئین اپنی حدود میں فیصلوں کی رہنمائی کرتا ہے اور اسے عوام کے سامنے جوابدہ بناتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اتحاد ملک کو بحیثیت قوم ترقی کرنے کی طاقت دیتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس سال قومی یکجہتی کا دن سبھ کے بجائے شام کو منایا گیا۔ ایکتا نگر نے ہندوستان کے اتحاد کا ایک شاندار مظاہرہ دیکھا۔ انہوں نے نیشنل یونٹی پریڈ کو قابل ذکر قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ پولیس اور سیکورٹی فورسز کی بہادری اور حوصلے کے لیے وقف تھی۔ پریڈ اور ٹیبلوکس نے قوم کے ورثے اور امنگوں کی نمائش کی۔ پی ایم مودی نے کہا کہ یوم یکجہتی اب صرف تقریبات تک محدود نہیں ہے، بلکہ عوامی شرکت کے ساتھ عوامی فخر کا جشن بن گیا ہے۔

جو ہمیں دوسرے درجے کا شہری بنانا چاہتے ہیں، وہ دراصل ملک کے دشمن ہیں: مولانا محمود مدنی

نئی دہلی: ۳۱؍اکتوبر (ایجنسی) جمعیۃ علمائے ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کو اپنے ہی وطن میں غیر اور دوسرے درجے کا شہری بنانے کی سازشیں کر رہے ہیں، وہ دراصل ملک کے دشمن ہیں۔ مسلمان اس ملک میں کسی کے رحم و کرم اور کسی فرقہ پرست ٹولے کے احسان کے نتیجے میں نہیں رہ رہے ہیں، بلکہ اس ملک کی آزادی میں ان کے اسلاف کی عظیم قربانیاں شامل ہیں۔ ان کی قبریں اس سرزمین کے سینے پر آج بھی اس تاریخی حقیقت کی گواہ ہیں۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا کہ ہم نے اس ملک کو آزاد کرانے کے لیے اپنا سب کچھ نچھاور کیا ہے، اس لیے ہمیں اپنے ہی وطن میں اجنبی یا دوسرے درجے کا شہری بنانے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مولانا مدنی آج جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس منتظمہ کے دو روزہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے، جو 30 اور 31 اکتوبر کو ڈی ایل ڈی اسپرنگ فیلڈ، پیپلا کا، نوح، میوات، ہریانہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ملک کی موجودہ صورت حال، اسلاموفوبیا، یو سی سی، وقف املاک، عالم اسلام و فلسطین اور جمعیۃ کے تنظیمی و تعمیری پروگراموں وغیرہ پر تفصیلی غور و خوض کے بعد اہم تجاویز منظور کی گئیں۔ اس اجلاس میں مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا ابوالقاسم نعمانی، نائب صدر جمعیۃ علمائے ہند مولانا محم



روزنامہ 2
ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
دَینِک ورک-ए-تازہ
01 Nov. 2026



امریکہ میں وسط مدتی انتخابات: کن سیٹوں پر الیکشن ہوگا اور صدر ٹرمپ کے لیے اس کے کیا معنی ہوں گے؟

جیمز فٹز جیرالڈ

امریکہ میں وسط مدتی (مڈٹرم) انتخابات میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ یہ وہ انتخابات ہیں جن کے نتائج ڈونلڈ ٹرمپ کی باقی رہ جانے والی مدتِ صدارت پر اہم اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ امریکہ میں انتخابات ہر دو سال بعد منعقد ہوتے ہیں، اور جب یہ کسی منتخب صدر کی چار سالہ آئینی مدت کے وسط میں ہوں تو انھیں وسط مدتی یا مڈٹرم انتخابات کہا جاتا ہے۔ تین نومبر کو امریکی ووٹرز کانگریس کے ارکان کا انتخاب کریں گے۔ امریکی کانگریس دو حصوں پر مشتمل ہے، یعنی ایوانِ نمائندگان (ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز) اور سینیٹ۔ کانگریس کی اہم ذمہ داری وفاقی قوانین بنانا اور انھیں منظور کرنا ہے، یعنی ایسے قوانین جو پورے ملک میں نافذ العمل ہوتے ہیں۔ مڈٹرم انتخابات کے نتائج یہ طے کریں گے کہ کانگریس پر کس سیاسی جماعت کا کنٹرول ہوگا، آیا صدر ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی یا اپوزیشن ڈیموکریٹک پارٹی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح ہوگا کہ صدر ٹرمپ کے لیے اپنی پالیسیوں اور منصوبوں پر عملدرآمد کتنا آسان یا مشکل رہے گا۔ ان انتخابات کے نتائج کو اس پیمانے کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ امریکی عوام اب تک صدر کی کارکردگی سے کس حد تک مطمئن ہیں۔ کانگریس کے ایوانِ زیریں یعنی ایوانِ نمائندگان (ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز) کی تمام 435 نشستوں پر انتخابات ہوں گے۔ ایوان نمائندگان کے ارکان دو سال کی مقررہ مدت کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں۔ عموماً نئے قوانین کی تجاویز اسی ایوان میں پیش کی جاتی ہیں اور اُن پر بحث کی جاتی ہے۔ دوسری جانب کانگریس کے ایوانِ بالا یعنی سینیٹ کی 100 میں سے 35 نشستوں پر بھی ووٹنگ ہوگی۔ سینیٹرز چھ سال کی مدت کے لیے منتخب ہوتے ہیں۔ سینیٹ کی اہم ذمہ داریوں میں ایوانِ نمائندگان سے منظور ہو کر آنے والے مجوزہ قوانین کی منظوری دینا یا انھیں مسترد کرنا شامل ہے۔ اسی روز امریکہ کے بیشتر حصوں میں ووٹرز ریاستی سطح کے عہدیداروں کا بھی انتخاب کریں گے۔ خاص طور پر کیلیفورنیا، فلوریڈا، جارجیا اور مشی گن میں گورنر کے عہدوں کے لیے ہونے والے انتخابات پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے، کیونکہ انھیں اس انتخابی مرحلے کے اہم ترین مقابلوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ امریکی ووٹرز کی بڑی تعداد اس وقت معیشت کے مسائل پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب ایندھن، اشیائے خورونوش، رہائش اور صحت کی سہولیات کی بڑھتی ہوئی قیمتیں عوام کے لیے تشویش کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ امریکہ میں مہنگائی کی شرح اب بھی فیڈرل ریزرو کے ہدف کی سطح سے بلند ہے۔ اس کی ایک وجہ فروری میں امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف شروع کی گئی جنگ کو قرار دیا جا رہا ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کا مؤقف ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی تجارتی محصولات (ٹیرف) سے متعلق پالیسیاں بھی امریکی صارفین کے لیے اشیا کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنی ہیں۔ امیگریشن بھی انتخابات کا ایک اہم موضوع ہے۔ ریپبلکن پارٹی کا کہنا ہے کہ ٹرمپ نے 2024 کی انتخابی مہم کے ایک بڑے وعدے کو پورا کرتے ہوئے سرحدی نگرانی سخت کی، جبکہ غیر قانونی تارکینِ وطن کے خلاف وسیع پیمانے پر کارروائی کا آغاز کیا، جو کئی مواقع پر تنازع کا سبب بھی بنی۔ دوسری جانب حالیہ ہفتوں میں مصنوعی ذہانت (آرٹیفیشل انٹیلیجنس) سے متعلق خدشات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ کی دونوں بڑی جماعتوں کے کئی سینیٹر سیاستدان آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے شعبے کے لیے ضابطہ سازی کی ضرورت پر متفق ہیں، تاہم وہ اس معاملے میں ٹرمپ سے اختلاف رکھتے ہیں، جنھوں نے اے آئی ٹیکنالوجی کی ترقی کو قوانین کے ذریعے محدود کرنے کی مخالفت کی ہے۔ امریکی کانگریس حکومت کے تین اہم ستونوں میں سے ایک ہے، جبکہ دیگر دو ستون صدارت اور عدلیہ ہیں۔ کانگریس پر کنٹرول اس لیے اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ ملک میں قانون سازی کی سمت اور نوعیت کا تعین بڑی حد تک اسی کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس وقت کانگریس کے دونوں ایوان، یعنی ایوانِ نمائندگان (ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز) اور سینیٹ، ریپبلکن پارٹی کے کنٹرول میں ہیں، تاہم اس کی اکثریت بہت محدود ہے۔ ایوانِ نمائندگان میں ریپبلکن جماعت کے پاس 218 نشستیں ہیں، جو ایوان پر کنٹرول برقرار رکھنے کے لیے درکار کم از کم تعداد ہے، جبکہ ایک آزاد رکن بھی عموماً ریپبلکن پارٹی کے ساتھ ووٹ دیتے ہیں۔ سینیٹ میں ریپبلکن پارٹی 53 نشستوں کی حامل ہے۔ ایوانِ بالا کا کنٹرول اسی صورت میں ڈیموکریٹس کے پاس جا سکتا ہے اگر وہ 51 نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کیونکہ 50، 50 نشستوں کی صورت میں نائب صدر کا فیصلہ کن ووٹ نتیجے کا تعین کرتا ہے، اور موجودہ نائب صدر کا تعلق ریپبلکن پارٹی سے ہے۔ اگر اپوزیشن ڈیموکریٹک پارٹی کم از کم ایک ایوان کا کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو اسے اپنے مجوزہ قوانین کانگریس میں پیش کرنے اور ان پر پیش رفت کروانے کا زیادہ اختیار حاصل ہو جائے گا۔

ماضی میں امریکی ووٹرز کا رجحان یہ رہا ہے کہ وہ وسط مدتی انتخابات میں صدر کی جماعت (برسرِ اقتدار پارٹی) کو سزا دیتے ہوئے اس کے خلاف ووٹ ڈالتے ہیں۔ حالیہ رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق صدر ٹرمپ کی مقبولیت کی شرح نسبتاً کم ہے۔ پولنگ سے متعلق ادارے سلور بلیٹن کے اعداد و شمار کے مطابق ٹرمپ نے اپنی دوسری صدارتی مدت کا آغاز 50 فیصد سے کچھ زیادہ عوامی حمایت کے ساتھ کیا تھا، تاہم اکتوبر 2026 کے اوائل تک یہ شرح تقریباً 37 فیصد رہ گئی، جبکہ 61 فیصد افراد نے ان کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ تاہم کانگریس کی تمام نشستیں پر یکساں یا سخت مقابلے کی توقع نہیں ہوتی۔ بعض حلقوں کو روایتی طور پر ریپبلکن یا ڈیموکریٹک جماعتوں کا محفوظ گڑھ سمجھا جاتا ہے، جہاں نتائج عموماً پیش گوئی کے مطابق ہوتے ہیں۔ بی بی سی کے امریکی شراکت دار سی بی ایس نیوز نے سینٹ کی ایسی دس نشستوں پر مقابلے کی نشاندہی کی ہے جن پر خصوصی نظر رکھی جا رہی ہے، اور ان میں آیووا اور نیو ہیمپشائر جیسی ریاستیں شامل ہیں۔ اسی طرح ایوانِ نمائندگان کے 42 اہم مقابلوں کو بھی فیصلہ کن قرار دیا گیا ہے، جن میں ایریزونا اور اوہائیو کے حلقے نمایاں ہیں۔ اس سال انتخابات کے نتائج نسبتاً زیادہ غیر یقینی تصور کیے جا رہے ہیں، جس کی ایک بڑی وجہ دونوں جماعتوں کے درمیان ایوانِ نمائندگان کے انتخابی حلقوں کی نئی حد بندیوں پر جاری سیاسی کشمکش ہے۔ ریپبلکن پارٹی نے بعض ریاستوں میں اپنے لیے زیادہ سازگار انتخابی نقشے ترتیب دینے کی کوشش کی، جبکہ ڈیموکریٹس نے بھی اسی طرز عمل کو اختیار کرتے ہوئے اپنے سیاسی مفادات کے مطابق حلقہ بندیاں بنانے کی کوشش کی۔ سیاسی مبصرین کے مطابق یہی تنازع اس سال انتخابی نتائج کو مزید پیچیدہ اور غیر متوقع بنا سکتا ہے۔ اگر ڈیموکریٹک پارٹی ایوانِ نمائندگان یا سینیٹ میں سے کسی ایک پر بھی کنٹرول حاصل کر لیتی ہے تو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے لیے کانگریس سے نئے قوانین کی منظوری حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں ٹرمپ کے داخلی پالیسی ایجنڈے اور مجوزہ منصوبوں کو شدید رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، اگرچہ ماضی میں وہ بعض معاملات میں اپنی جماعت کی مکمل حمایت کے بغیر بھی صدارتی اختیارات استعمال کرتے رہے ہیں۔ کسی ایک ایوان پر ڈیموکریٹس کے کنٹرول کا ایک اور اہم نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ کانگریس کی کمیٹیوں کے ذریعے ٹرمپ انتظامیہ کے مختلف اقدامات کی تحقیقات شروع کر سکتے ہیں۔ ان تحقیقات میں مبینہ بدعنوانی، وائٹ ہاؤس میں تعمیر کیے گئے نئے بال روم اور امیگریشن ادارے آئی سی ای (ICE) کی کارروائیوں جیسے معاملات شامل ہو سکتے ہیں۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے اندر اس بات پر بھی بحث جاری ہے کہ آیا ٹرمپ کے خلاف مواخذے کی کارروائی شروع کی جانی چاہیے۔ مواخذے سے مراد کانگریس میں ایسے الزامات عائد کرنا ہے جو کسی فوجداری مقدمے کے بجائے ایک سیاسی ٹرائل کی بنیاد بنتے ہیں۔ دوسری جانب اگر ریپبلکن پارٹی کانگریس پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنے میں کامیاب رہتی ہے تو صدر ٹرمپ اپنی مدتِ صدارت کے باقی عرصے میں اپنی پالیسیوں اور قانون سازی کے منصوبوں کو نسبتاً آسانی سے آگے بڑھا سکیں گے۔ صدر کا نام وسط مدتی انتخابات کے بیلٹ پیپر پر موجود نہیں ہوتا (یعنی یہ صدر کے انتخاب کا الیکشن نہیں ہے)، تاہم ڈونلڈ ٹرمپ نے ریپبلکن ووٹرز پر زور دیا ہے کہ وہ ان انتخابات کو ان کی اب تک کی پالیسیوں اور اقدامات کی توثیق کے طور پر دیکھتے ہوئے ریپبلکن امیدواروں کی حمایت کریں۔ انتخابی نتائج خواہ جیسے بھی سامنے آئیں، سیاسی مبصرین انھیں اس پیمانے کے طور پر استعمال کریں گے کہ ٹرمپ کی قیادت میں ملک کے موجودہ حالات اور سمت کے بارے میں امریکی ووٹرز کیا رائے رکھتے ہیں۔ آئینی طور پر ٹرمپ تیسری بار صدارتی انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اس لیے وسط مدتی انتخابات کے بعد یہ بحث تیز ہونے کی توقع ہے کہ 2028 کے صدارتی انتخابات میں ریپبلکن پارٹی کی جانب سے ان کا جانشین کون ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ڈیموکریٹک پارٹی کے اندر بھی یہ قیاس آرائیاں زور پکڑیں گی کہ ریپبلکن امیدوار کے مقابلے میں پارٹی کا صدارتی امیدوار کون ہو گا اور وہ 2028 میں وائٹ ہاؤس کی دوڑ میں کس طرح حصہ لے گا۔

(بی بی سی اردو)

گجرات میں گائے ذبح کرنے پر تین مسلمانوں کو عمر قید



انڈین ریاست گجرات کے ضلع گاندھی نگر کی ایک عدالت نے گائے کے ذبح کے ایک مقدمے میں تین افراد کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ عدالت نے گائے کی مذہبی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے ہندوؤں کی مذہب کتب منوسمرتی اور وید کا حوالہ دیا ہے۔ انڈین خبر رساں ادارے 'پریس ٹرسٹ آف انڈیا' کے مطابق گجرات کے نائب وزیر اعلیٰ ہرش سنگھوی نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک واضح پیغام ہے کہ ریاست میں گائیں ذبح کرنے والوں کو قانون کبھی نہیں بخشے گا۔ پیر کے روز اپنے فیصلے میں ایڈیشنل سیشن جج بی آر راجپوت نے مجرم قرار دیے جانے والے افراد پر تین لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ اگر ایسے ملزمان کو قانون کے مطابق سزا نہیں دی گئی تو 'گاؤ ماتا' وقت گزرنے کے ساتھ زمین سے ناپید ہو جائے گی۔ عدالت نے گجرات اینیمل پریزرویشن ایکٹ 1954 کے تحت ایک اور جرم میں ملزمان کو 10 سال قید بامشقت اور ایک ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا بھی سنائی۔ یہ سزائیں بیک وقت نافذ ہوں گی۔ انڈیا میں عدالتی فیصلوں سے متعلق ویب پورٹل لائیو لا ڈاٹ ان کے مطابق ایڈیشنل سیشن جج برجیش کماری رامیشور سنگھ راجپوت نے اپنے 76 صفحات پر مشتمل گجراتی زبان میں تحریر کردہ فیصلے میں گائے کی مذہبی اور ثقافتی اہمیت پر گفتگو کی۔ اُنھوں نے ریمارکس دیے کہ گائے محض ایک جانور نہیں بلکہ معاشرے اور مذہب کا ایک 'ستون' ہے۔ عدالت نے مویشیوں کے تحفظ اور گائیں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کا بھی حوالہ دیا اور ہندو مذہب میں گائے کی اہمیت پر گفتگو کی۔ استغاثہ کے مطابق تینوں ملزمان نے مالی فائدے کے لیے گائے کو ذبح کیا اور یہ 22 اگست 2024 کو گاندھی نگر ضلع کی کالول تعلقہ میں واقع ایک گھر میں گوشت کی تیاری اور فروخت میں ملوث تھے۔ ملزمان پر یہ بھی الزام تھا کہ موقع سے چاقو، کلہاڑی، ترازو، رسیاں اور گاڑیاں برآمد کی گئیں جن کی مجموعی مالیت تین لاکھ 61 ہزار 540 روپے تھی۔ عدالت نے قرار دیا کہ استغاثہ نے شکایت کنندہ، چھاپہ مار ٹیم کے ارکان، آزاد پنچ گواہوں اور ایک ویٹرنری ڈاکٹر کی قابل اعتماد گواہی کی بنیاد پر تینوں ملزمان کے خلاف الزامات کو معقول شک سے بالاتر ہو کر ثابت کر دیا ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ جائے وقوعہ سے گائیں کے سر، ٹانگیں، کھال اور دیگر باقیات برآمد ہوئی تھیں، جہاں ملزمان کو گائے کاٹتے اور گوشت الگ کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔ عدالت نے دو دیگر ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ استغاثہ ان کے خلاف الزامات ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ خاص طور پر عدالت نے اس بات کی نشاندہی کی کہ کوئی زبانی یا دستاویزی ثبوت موجود نہیں تھا جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ واقعے کے وقت مقام پر موجود تھے یا یہ کہ مبینہ گوشت پانچویں ملزم کو فروخت کیا گیا تھا۔ یہ عدالتی فیصلہ سوشل میڈیا پر بھی زیر بحث ہے، جہاں مختلف صارفین اس پر اپنی آرا کا اظہار کر رہے ہیں۔ خالد اختر نامی صارف نے ایکس پر لکھا کہ 'گجرات کی عدلیہ نے بظاہر قانون کے نئے ماخذ تلاش کر لیے ہیں، جن میں منوسمرتی اور وید بھی شامل ہیں۔ اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جج اب آئین اور سیکولر فوجداری قوانین کو اہمیت نہیں دے رہے؟' وجے نامی صارف نے لکھا کہ 'گائے ذبح کرنے پر عمر قید؟ آخر ہم کس جانب جا رہے ہیں؟' دہلی سے صحافی وقار حسن نے لکھا کہ مسلمانوں کے معاملے میں انڈیا کا نظام انصاف کچھ یوں کام کرتا ہے۔ 'دہلی میں ایک مسلمان نوجوان کے قتل کے جرم میں پانچ ہندو افراد کو سات سات سال قید کی سزا سنائی گئی جبکہ گجرات میں ایک گائے کو ذبح کرنے کے جرم میں تین مسلمان افراد کو عمر قید کی سزا دی گئی'۔ ستیا نامی صارف نے اس فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے لکھا کہ ملزمان اس فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر سکتے ہیں۔ جے مہتا نامی صارف نے فیصلے کی حمایت کرتے ہوئے لکھا کہ ان دکانداروں کے خلاف بھی مناسب کارروائی کی جائے جو مرکزی سڑکوں پر گوشت فروخت کرتے ہیں۔

(بی بی سی اردو)

چین کا خفیہ خلائی طیارہ جس کی پہلی واضح تصویر پینٹاگون نے جاری کر دی

امریکی وزارتِ دفاع کی دفاعی انٹیلی جنس ایجنسی نے چین کے 'خلائی طیارے' کی ایک تصویر جاری کی ہے، جو 2024 میں کمپنی 'میکسار ٹیکنالوجیز' کے سیٹلائٹ نے حاصل کی تھی۔ اس کمپنی نے بعد میں اپنا نام 'نوتور' رکھ لیا تھا۔ یہ اس خفیہ خلائی طیارے کی پہلی واضح تصویر سمجھی جاتی ہے، کیونکہ اس سے پہلے اس کی جو تصاویر عوامی طور پر دستیاب تھیں وہ بہت دھندلی اور غیر واضح تھیں۔ یہ تصویر 'خلاء میں سلامتی کے چیلنجز' کے عنوان سے شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں شامل کی گئی ہے۔ یہ رپورٹ چین اور روس کے ساتھ امریکی فوجی مقابلے کے علاوہ شمالی کوریا اور ایران کے بارے میں بھی ہے، جو ایسے ممالک ہیں جن کے خلائی پروگراموں میں فوجی استعمال کی صلاحیت موجود ہے۔ خلائی طیارے، جنہیں 'کاسموپلین' بھی کہا جاتا ہے، جدید خلائی گاڑیاں ہیں جو زمین کے ماحول سے باہر خلا میں اور زمین کے ماحول کے اندر دونوں جگہ حرکت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ایسی گاڑیوں میں ہوائی جہاز کی طرح پر، دم کی سکان اور ہوائی ساخت والا جسم ہوتا ہے، جس کی بدولت وہ فضا میں کنٹرول کے ساتھ پرواز کر سکتی ہیں۔ جاری کی گئی تصویر میں اس گاڑی کا نچلا حصہ کیمرے کی طرف ہے۔ تصویر کا معیار اتنا بہتر ہے کہ گاڑی کے اوپری حصے میں موجود سامان رکھنے والے خانے کے کھلے دروازے واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ پچھلے حصے میں ایک لمبا حصہ بھی نظر آتا ہے جس کے دونوں طرف شمسی پینل کھلے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے یہ ایک منسلک سروس ماڈیول ہو۔ نچلے حصے میں دو گہرے مستطیل نما نشانات بھی دکھائی دیتے ہیں، جو ممکنہ طور پر دو مرکزی لینڈنگ گیئرز کے خانوں کے دروازے ہیں۔ غالباً یہ گاڑی تین پہیوں والے لینڈنگ نظام کا استعمال کرتی ہے اور اگلے حصے میں ناک کے پہیے کے لیے ایک الگ خانہ بھی موجود ہے۔ ان مشنوں میں جنہیں خلائی طیارے ممکنہ طور پر انجام دے سکتے ہیں مختلف قسم کے سامان کو مدار میں پہنچانا اور دوسرے خلائی جہازوں کے ساتھ تعامل کرنا شامل ہے، یعنی ایسے کام انجام دینا جو معائنہ کرنے والے سیٹلائٹ کرتے ہیں۔

(بی بی سی اردو)

ایک کروڑ ووٹر کہاں گئے؟ کرناٹک میں انتخابی فہرستوں پر سوال

از: عبدالحلیم منصور



کرناٹک میں خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے بعد جاری ہونے والی حتمی ووٹر فہرست نے انتخابی شفافیت اور شہریوں کے حق رائے دہی سے متعلق کئی اہم سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ 27 اکتوبر 2026 کو چیف الیکٹورل افسر وی انبوکمار کی جانب سے جاری فہرست کے مطابق ریاست میں ووٹروں کی تعداد 55432314 سے گھٹ کر 45500011 رہ گئی۔ اس طرح 9932303 نام خارج ہوئے یعنی سابقہ تعداد میں تقریباً 17.92 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اتنے بڑے پیمانے پر تبدیلی کو محض انتخابی فہرستوں کی معمول کی صفائی قرار دے کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اصل سوال یہ ہے کہ کتنے نام درست وجوہات کی بنا پر خارج ہوئے اور کتنے اہل شہری انتظامی عمل کی زد میں آ کر اپنے حق رائے دہی سے محروم ہوئے؟ 24 اگست کو جاری مسودہ فہرست میں 10796339 نام کم کیے گئے تھے۔ سرکاری درجہ بندی کے مطابق 6545679 افراد مستقل طور پر منتقل شدہ، 1900926 غیر حاضر، 1639864 فوت شدہ اور 709870 دہری رجسٹریشن کے زمرے میں تھے۔ ان میں فوت شدہ اور دہری رجسٹریشن کے معاملات کی دستاویزی تصدیق ممکن ہے، لیکن تقریباً 84 لاکھ افراد کو منتقلی یا غیر حاضری کی بنیاد پر خارج کرنے کے معاملے میں زیادہ احتیاط درکار تھی۔ کسی گھر پر تصدیق کے وقت فرد کی عدم موجودگی اس بات کا قطعی ثبوت نہیں کہ وہ مستقل طور پر منتقل ہو چکا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان افراد کے نئے پتے کی تصدیق کی گئی؟ کیا ان کے نام نئے حلقوں میں منتقل ہوئے یا صرف پرانی فہرست سے خارج کر دیے گئے؟ دعووں اور اعتراضات کے مرحلے میں 1008038 نئے ووٹر شامل کیے گئے، جبکہ 188324 نام مزید خارج ہوئے۔ حکام کے مطابق 4382824 افراد کو نوٹس جاری کیے گئے۔ لیکن نوٹس جاری کرنا اور متعلقہ شہری تک اس کی اطلاع پہنچنا دو الگ باتیں ہیں۔ کتنے افراد نے سماعت میں شرکت کی؟ کتنے اپنے کاغذات پیش نہ کر سکے؟ اور کتنے ایسے شہری ہیں جنہیں اپنی اہلیت ثابت کرنے کا مناسب موقع ہی نہیں ملا؟ ان سوالات کے جواب کے بغیر نظر ثانی کے پورے عمل کو شفاف قرار دینا مشکل ہے۔ بنگلورو میں صورت حال مزید تشویش پیدا کرتی ہے۔ رپورٹوں کے مطابق شہر میں ووٹروں کی تعداد تقریباً 1.03 کروڑ سے گھٹ کر 59.6 لاکھ رہ گئی۔ بنگلورو کے کئی شہری حلقوں میں بھی غیر معمولی کمی درج ہوئی۔ شہر میں روزگار اور تعلیم کے لیے آنے والے مہاجر مزدور، کرایے کے مکانوں میں رہنے والے خاندان اور آئی ٹی شعبے سے وابستہ افراد بار بار اپنے پتے تبدیل کرتے ہیں۔ ان کی نقل مکانی ایک حقیقت ہے، لیکن اس کا حل ووٹر فہرست سے نام خارج کرنا نہیں، بلکہ نئے پتے پر اندراج کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ اگر کسی شہری کا نام پرانے حلقے سے ہٹایا گیا تو کیا نئے حلقے میں اس کی شمولیت یقینی بنائی گئی؟ بنگلورو کے اعداد و شمار اس سوال کا واضح جواب طلب کرتے ہیں۔ ایس آئی آر کے حق میں غیر ملکی شہریوں اور مبینہ دراندازی کا معاملہ بھی پیش کیا گیا۔ سیاسی حلقوں میں کرناٹک، بالخصوص بنگلورو میں 20 لاکھ سے زائد بنگلہ دیشی دراندازوں کے دعوے کیے جاتے رہے، لیکن چیف الیکٹورل افسر نے نظر ثانی کے دوران شناخت کیے گئے غیر ملکی شہریوں کی تعداد 1000 سے کم بتائی۔ اس فرق کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر غیر ملکی شہریوں کی موجودگی نظر ثانی کا اہم جواز تھی تو اس کی سرکاری تفصیلات، شناخت کا طریقہ اور اخراج کی تعداد عوام کے سامنے کیوں نہ رکھی جائے؟ غیر ملکی شہریوں کی شناخت اور اہل ہندوستانی ووٹروں کے حق رائے دہی کا تحفظ دو الگ ذمہ داریاں ہیں؛ ایک کے نام پر دوسری کو متاثر نہیں ہونا چاہیے۔

اس نظر ثانی کے اثرات صرف 2028 کے اسمبلی انتخابات تک محدود نہیں رہیں گے۔ مجوزہ گریٹر بنگلورو اتھارٹی کے تحت 5 سٹی کارپوریشنوں کے انتخابات اور آئندہ ضلع و تعلقہ پنچایت انتخابات بھی اس سے متاثر ہو سکتے ہیں، خصوصاً بنگلورو کے شہری وارڈوں میں ووٹروں کی بڑی تعداد کے اخراج کے بعد یہ سوال اہم ہے کہ مقامی انتخابات کے لیے کون سی ووٹر فہرست استعمال ہوگی اور اس کی تازہ کاری کس طرح کی جائے گی۔ اگر کسی وارڈ میں اہل ووٹروں کے نام خارج رہ گئے تو مقامی نمائندگی اور انتخابی مقابلے پر اس کے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ یہی صورتِ حال پنچایت انتخابات میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ کیا ریاستی الیکشن کمیشن ان انتخابات سے پہلے خارج شدہ ناموں کی دوبارہ جانچ اور اہل ووٹروں کی بحالی یقینی بنائے گا؟ اسمبلی فہرست میں ہونے والی کسی غلطی کی سزا شہری کو بلدیاتی یا پنچایتی انتخابات میں بھی کیوں بھگتنا پڑے؟ آئین کا آرٹیکل 326 بالغ شہریوں کے حق رائے دہی کی بنیاد فراہم کرتا ہے، جبکہ آرٹیکل 324 الیکشن کمیشن کو انتخابی عمل کی نگرانی کا اختیار دیتا ہے۔ عوامی نمائندگی قانون 1950 کی دفعہ 21(3) خصوصی نظر ثانی کی اجازت دیتی ہے۔ 27 مئی 2026 کو سپریم کورٹ نے ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز بنام الیکشن کمیشن آف انڈیا کے مقدمے میں خصوصی نظر ثانی کے قانونی اختیار کو برقرار رکھا تھا۔ لیکن کسی عمل کا قانونی ہونا اس کے ہر انفرادی فیصلے کو درست ثابت نہیں کرتا۔ نوٹس، سماعت اور قابل رسائی دستاویزات کا انتظام بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ غریب شہری، بے گھر افراد، مہاجر مزدور اور شادی کے بعد رہائش تبدیل کرنے والی خواتین اگر مطلوبہ دستاویزات پیش نہ کر سکیں تو کیا ان کا حق رائے دہی ختم ہو جانا چاہیے؟ الیکشن کمیشن کا موقف ہے کہ فہرستوں سے فوت شدہ، منتقل شدہ اور دہری رجسٹریشن رکھنے والے افراد کے نام خارج کرنا ضروری تھا، نظر ثانی مقررہ طریقۂ کار کے مطابق ہوئی اور فارم 6 کے ذریعے نئے اندراج کا راستہ کھلا ہے۔ 29 اکتوبر کو زیادہ اخراج والے علاقوں میں دوبارہ جانچ اور اہل ووٹروں کے اندراج کے لیے خصوصی مہم کی ہدایت بھی دی گئی۔ یہ اقدام خوش آئند ہے، لیکن اس کی کامیابی کا معیار محض کیمپوں کا انعقاد نہیں ہونا چاہیے۔ کمیشن کو بتانا ہوگا کہ کتنے نام دوبارہ جانچے گئے، کتنے اہل ووٹر بحال ہوئے اور کتنے اخراج درست ثابت ہوئے۔ ہمارا موقف واضح ہے، انتخابی فہرستوں کی صفائی ضروری ہے، لیکن اس عمل میں کسی اہل شہری کا ووٹ چھننا ناقابل قبول ہے۔ الیکشن کمیشن کو بوتھ وار اخراج کی وجوہات شائع کرنی چاہئیں، زیادہ کمی والے علاقوں کا آزادانہ آڈٹ کرانا چاہیے اور متاثرہ شہریوں کے لیے نام کی بحالی کا آسان اور مدت بند طریقہ فراہم کرنا چاہیے۔ شہریوں کو بھی اپنی ووٹر تفصیلات کی تصدیق کرنی چاہیے، لیکن بنیادی ذمہ داری ایک شفاف اور قابل اعتماد انتخابی نظام کی ہے۔ اقبال نے جمہوریت کا اصول یوں بیان کیا تھا:

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے

کرناٹک میں آج اصل سوال یہی ہے کہ کہیں اس گنتی میں لاکھوں اہل شہری پیچھے تو نہیں رہ گئے؟ تقریباً ایک کروڑ ناموں کی کمی کو نہ بغیر ثبوت دھاندلی کہا جا سکتا ہے اور نہ مکمل وضاحت کے بغیر معمول کی کارروائی۔ جمہوریت کا تقاضا ہے کہ ہر غیر مستحق اندراج خارج ہو، مگر ہر اہل شہری کا ووٹ محفوظ رہے۔ انتخابی فہرست کی کامیاب اصلاح وہی ہے جو ووٹروں کی تعداد کم کرنے کے بجائے جمہوری حق کو زیادہ محفوظ بنائے۔

ورقِ تازہ

ادارِیہ 01 Nov. 2026

رام لیلا میدان پر اپوزیشن کا شکتی پردرشن

یکم نومبر کو دہلی کا رام لیلا میدان ایک بار پھر عوامی غصے کا گواہ بننے جا رہا ہے۔ اس بار معاملہ بڑھتی مہنگائی، سڑکوں کی خستہ حالی یا روزگار کے کم ہونے کا نہیں ہے۔ اس بار بات سیدھی اس بنیاد پر آ گئی ہے جس پر جمہوریت کی پوری عمارت کھڑی ہوتی ہے، اور وہ ہے ایک عام شہری کے ووٹ دینے کا حق۔ جب ایک عام شہری کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اس کا نام ووٹر لسٹ سے کٹ چکا ہے، تو وہ صرف مایوس نہیں ہوتا، وہ خود کو اس ملک کے نظام سے مکمل طور پر کٹا ہوا محسوس کرتا ہے۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ خصوصی نظر ثانی یا ایس آئی آر کے نام پر ۱۳؍ کروڑ ووٹروں کے نام فہرست سے ہٹا دیے گئے ہیں۔ ۱۳؍ کروڑ کوئی معمولی ہندسہ نہیں ہے، یہ دنیا کے کئی بڑے ملکوں کی کل آبادی سے بھی زیادہ ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر ناموں کا اچانک غائب ہو جانا کسی دفتری کلرک کی عام سی غلطی کا نتیجہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ عوام کے دلوں میں اب یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ الیکشن کمیشن اپنا وہ غیر جانبدار کردار کھو چکا ہے جو سب کے لیے برابر کا میدان یقینی بناتا تھا۔ جب اپوزیشن جماعتیں اور عام عوام چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے کھلے عام استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں، تو اس کے پیچھے اسی بے اعتمادی کا شور ہے۔ الیکشن کمیشن کا بنیادی کام نئے ووٹروں کو جوڑنا اور انہیں سہولت دینا ہوتا ہے، انہیں فائلوں کی قینچی سے کاٹ کر انتخابی عمل سے باہر پھینکنا نہیں۔ جب امپائر کی ایمانداری پر ہی اتنے بڑے سوال اٹھ جائیں، تو کھیل کا کوئی بھی نتیجہ عوام خوش دلی سے تسلیم نہیں کرتے۔ اس تحریک کو اب صرف سیاسی پارٹیوں یا کانگریس کا روایتی احتجاج کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ راہل گاندھی کی قیادت میں ہونے والی اس مہا ریلی میں جس طرح سماجی تنظیمیں، طالب علم اور آزاد صحافی شامل ہو رہے ہیں، وہ صورتحال کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ آسا کی طلبہ رہنما نیہا بورا اور دھرو راٹھی جیسے سوشل میڈیا پر اثر رکھنے والے نوجوان جب ویڈیو بنا کر لوگوں سے اس ریلی میں شامل ہونے کی اپیل کر رہے ہیں۔ سیاست کے پرانے اور روایتی طریقوں کو اب سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل رابطوں نے بالکل بدل کر رکھ دیا ہے۔ کانگریس اور دوسری اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران اب گلی گلی جا کر تقریریں کرنے کے بجائے ویڈیو پیغامات کے ذریعے عوام سے سیدھا اور سچا رابطہ کر رہے ہیں۔ گجرات سے لے کر چھتیس گڑھ اور ہماچل پردیش تک، ریاستی سطح کے لیڈر عوام کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر آج انہوں نے اپنے ووٹ کی پرچی کو چوری ہونے سے



اردو تدریس کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے: حسین اختر

مراٹھواڑہ کالج آف ایجوکیشن میں ایک روزہ قومی سیمینار کا انعقاد؛ NEP 2020 کے تناظر میں اردو تدریس کے نئے رجحانات پر تبادلہ خیال

اورنگ آباد: 31/اکتوبر (نامہ نگار): مراٹھواڑہ کالج آف ایجوکیشن، ڈاکٹر رفیق زکریا کیمپس، اورنگ آباد اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے اشتراک سے ''اسکولی اور کالج کی سطح پر اردو تدریس کے ابھرتے ہوئے رجحانات'' کے موضوع پر ایک روزہ قومی سیمینار مولانا آزاد کالج، روضہ باغ، اورنگ آباد کے سیمینار ہال میں منعقد ہوا۔ سیمینار میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 (NEP 2020) کے تناظر میں اردو تدریس کو مؤثر، دلچسپ اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ بنانے کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ سیمینار میں کلیدی مقرر کی حیثیت سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، دربھنگہ، بہار کے پروفیسر منتخب علی بیگ نے شرکت کی، جبکہ مہمانِ خصوصی کے طور پر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کی صدر پروفیسر کریمانی وی جاولے موجود تھیں۔ مولانا آزاد کالج کے پرنسپل کیپٹن ڈاکٹر مخدوم فاروق مہمانِ اعزازی اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے صدر جناب حسین اختر مہمانِ ذی وقار کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اس موقع پر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے صدر جناب حسین اختر نے اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے اکادمی کی جانب سے جاری مختلف اسکیموں اور سرگرمیوں کی تفصیلات پیش کیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ اردو محض ایک زبان



نہیں بلکہ ایک تہذیب اور ثقافت کی نمائندہ بھی ہے۔ سیمینار کے تحت دو تکنیکی سیشن منعقد ہوئے۔ پہلے سیشن میں ''بنیادی سطح پر اردو زبان کی تدریس کے عصری رجحانات'' کے موضوع پر گفتگو کی گئی، جس میں قومی تعلیمی پالیسی 2020، قومی نصابی فریم ورک (NCF) اور اسکولی سطح پر اختراعی تدریسی طریقوں کا احاطہ کیا گیا۔ اس سیشن میں اکولہ میونسپل کارپوریشن کے اسمارٹ اسکول نوڈل آفیسر اور SCERT پونے کی نصاب گیٹی کے رکن، اردو شاعر جناب نعیم فراز نے ریسورس پرسن کی حیثیت سے رہنمائی کی۔ دوسرے تکنیکی سیشن کا موضوع ''تعلیمِ اردو: نئے طریقے، نئی سوچ'' تھا، جس میں سرگرمیوں پر مبنی تدریس (Activity-Based Learning) اور خوش گوار طریقۂ تعلیم (Joyful Pedagogy) کے ذریعے اردو کلاس روم کو زیادہ مؤثر اور دلچسپ بنانے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس سیشن میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کے اورنگ آباد مرکز کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر بدرالاسلام نے ریسورس پرسن کی حیثیت سے اپنے خیالات پیش کیے۔ اپنے صدارتی خطاب میں مراٹھواڑہ کالج آف ایجوکیشن کے پرنسپل پروفیسر شیخ عمران رمضان نے کہا کہ ادارہ ہمیشہ سے اساتذہ کی تربیت کے میدان میں اختراعی سرگرمیوں کو فروغ دیتا رہا ہے۔ اسکول اور کالج کی سطح پر اردو تدریس کو زیادہ دلچسپ، بامقصد اور ٹیکنالوجی پر مبنی بنانے کے لیے یہ سیمینار ایک اہم کوشش ہے۔ ابتدا میں ڈاکٹر سید رضوان الدین نے کالج کا تعارف پیش کیا، جبکہ پروفیسر کنیز فاطمہ نے سیمینار کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ سیمینار کے کنوینر پرنسپل پروفیسر شیخ عمران رمضان، آرگنائزنگ سکریٹری پروفیسر کنیز فاطمہ، کوآرڈینیٹر ڈاکٹر ذکی الدین سہیل تھے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر سہیل ذکی الدین نے انجام دیے، جبکہ ڈاکٹر کاشفہ انجم نے اظہارِ تشکر کیا۔

اردو یونیورسٹی میں 'نیٹ ورکس اینڈ اینٹی نگلمنٹ' کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس

عالمی جنوب میں تہذیبی، لسانی اور ادبی روابط و تعاملات کے مختلف پہلوؤں پر محققین کا علمی تبادلۂ خیال

حیدرآباد: 31/اکتوبر (پریس نوٹ): مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ مرکزی ادارہ برائے ہندوستانی زبانیں، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر 2026ء کو اس کانفرنس کا اہتمام کیا جائے گا۔ کانفرنس کا عنوان (نیٹ ورکس اور باہمی الجھاؤ: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد عالمی جنوب کے تناظر میں مختلف تہذیبوں، زبانوں، ادبی روایتوں اور علمی نظاموں کے باہمی روابط، اثرات اور تاریخی تعاملات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لینا ہے۔ کانفرنس ہائبرڈ موڈ میں منعقد ہوگی، جس میں ملک و بیرونِ ملک کے ممتاز اسکالرز، ماہرین لسانیات، ادبی محققین، مورخین اور دانش ور بالمشافہ اور آن لائن شرکت کریں گے۔ تہذیبیں کبھی بھی مکمل طور پر الگ تھلگ اور خود مکتفی اکائیوں کی حیثیت سے وجود میں نہیں آئیں، بلکہ ان کی تشکیل میں مختلف زبانوں، ثقافتوں، مذاہب، ہجرتوں، تجارتی روابط اور علمی تبادلوں نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستانی برصغیر میں فارسی، سنسکرت، عربی، ہندی، اردو، ترکی، تمل اور پراکرت جیسی زبانوں کے درمیان صدیوں سے جاری تعاملات اس حقیقت کے روشن مظاہر ہیں۔ کانفرنس میں اس امر پر خصوصی توجہ دی جائے گی کہ کس طرح مختلف تہذیبوں نے ایک دوسرے کے علمی، ادبی اور ثقافتی سرمائے سے استفادہ کیا اور باہمی اثرات کے نتیجے میں نئی فکری اور تخلیقی روایتیں وجود میں آئیں۔ کانفرنس میں مجموعی طور پر 61 تحقیقی مقالات کے خلاصے شامل کیے گئے ہیں، جن میں لسانی روابط، کثیر لسانیت، ترجمہ، ادبی بین المتونیت، تہذیبی تبادلے، نوآبادیاتی اور مابعد نوآبادیاتی مطالعات، مذہبی و فکری روایتوں، سماجی شناخت، صنفی مطالعات، حاشیائی طبقات اور ماحولیاتی بیانیوں جیسے اہم موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ان مقالات میں ہندوستانی تہذیب کے مختلف ادوار کے ساتھ ساتھ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے علمی و ثقافتی روابط کو بھی موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ کانفرنس کے علمی مباحث میں فارسی اور سنسکرت کے باہمی اثرات، قرونِ وسطیٰ کے ہندوستان میں فارسی اور ہندوی کے لسانی روابط، اردو ادب میں ترجمے کی سیاسی و تہذیبی معنویت، دکن کی کثیر لسانی اور تہذیبی شناخت، عربی و فارسی روایتوں کے ہندوستانی ادب پر اثرات اور بھکتی و صوفی روایتوں کے مشترکہ ثقافتی پہلوؤں جیسے موضوعات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ کانفرنس میں ملک و بیرونِ ملک کے ممتاز ماہرین اور محققین اپنے تحقیقی مقالات پیش کریں گے، جن میں پروفیسر اینی مونٹاؤ، پروفیسر الیگزینڈر جباری، پروفیسر نجف حیدر، پروفیسر پنچگی موہن، پروفیسر اینڈریو اولیٹ، پروفیسر اوم پرکاش، پروفیسر سونل کلکرنی جوشی، پروفیسر فرحت حسن، پروفیسر سید علی ندیم رضوی، پروفیسر سلمیٰ احمد فاروقی، پروفیسر پنچانن موہنتی، پروفیسر گلفشاں حبیب، پروفیسر پرمود کے نائر، پروفیسر اپیندر چودھری، ڈاکٹر مختار احمد، ڈاکٹر کہکشاں لطیف، ڈاکٹر اسمت فاطمہ اور دیگر اسکالرز شامل ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے اس کانفرنس کا انعقاد اردو زبان و ادب اور بین العلومی تحقیق کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی وراثت کو عالمی علمی منظرنامے میں پیش کرنے کی ایک قابل قدر کوشش ہے۔

گھی میں ملاوٹ کا الزام عائد کرکے تاجر سے دو لاکھ روپے کی وصولی

بھیونڈی: 31/اکتوبر (شارف انصاری):- بھیونڈی میں خود کو پولیس اور کاپی رائٹ افسران ظاہر کرکے گھی تیار کرنے والے ایک تاجر سے دو لاکھ روپے کی جبری وصولی کرنے والے گروہ کا پردہ فاش ہوا ہے۔ بھیونڈی تعلقہ پولیس نے اس معاملے میں پانچ ملزمین کو گرفتار کرلیا ہے، جبکہ دو ملزمین تاحال فرار ہیں۔ پولیس کے مطابق، مکیش منگل داس پٹیل کا سونالے کے راج راجیشوری کمپاؤنڈ میں 'کامدھینو' نام سے گھی تیار کرنے کا کارخانہ ہے، جہاں خام مال لاکر گھی تیار کیا جاتا ہے۔ الزام ہے کہ سات افراد نے آپس میں سازش کرکے یکم اکتوبر کو دوپہر تقریباً 3 بجے کارخانے میں داخل ہوکر خود کو پولیس اور کاپی رائٹ افسران بتایا۔ ملزمین نے تاجر پر نقلی گھی تیار کرنے کا الزام عائد کیا اور کارروائی کرنے، گرفتار کرنے اور کمپنی کو بدنام کرنے کے لیے ویڈیو وائرل کرنے کی دھمکی دی۔ اس طرح دباؤ ڈال کر ملزمین نے تاجر سے دو لاکھ روپے وصول کرلیے۔ اپنے ساتھ ہوئی دھوکہ دہی کا احساس ہونے کے بعد تاجر نے 27 اکتوبر کو بھیونڈی تعلقہ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے سینئر پولیس انسپکٹر ہرش وردھن باروے کی رہنمائی میں پولیس ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے پانچ ملزمین کو مختلف مقامات سے گرفتار کرلیا۔ گرفتار ملزمین کی شناخت کمار اشوک تانڈے (35)، دنیش پنڈت نکم (45)، منگیش شانترام دیودھر کر (42)، سریش بھواجی چوگھولے (42) اور سونو گروپچن سنگھ (30) کے طور پر ہوئی ہے۔ ان میں سے تین ملزمین مان خورد، ایک سائن اور ایک پنویل کا رہنے والا ہے۔ جبکہ جاوید صدیقی اور پرشانت نانک (دونوں ساکن نوی ممبئی) فرار ہیں۔ گرفتار ملزمین کو عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے انہیں تین دنوں کی پولیس تحویل میں بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس فرار ملزمین کی تلاش میں مصروف ہے۔

شہری مسائل کو لے کر شیوسینا (ادھوٹھا) نے میونسپل کمشنر کو میمورنڈم پیش کیا



بھیونڈی: 31/اکتوبر (شارف انصاری): شہر کے مختلف شہری مسائل اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں بدھ 28 اکتوبر 2026 کو شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے عہدیداران نے بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن کے کمشنر انمول ساگر سے ملاقات کی اور انہیں مطالباتی میمورنڈم پیش کیا۔ اس موقع پر شہر کے اہم مسائل پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے ان کے فوری حل کا مطالبہ کیا گیا۔ شیوسینا کے عہدیداران نے کہا کہ بارش کی کمی کے باعث آنے والے دنوں میں خشک سالی جیسی صورتحال پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ ایسے حالات میں شہر میں پانی کی چوری پر روک لگانا انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سائرنگ، ڈائنگ اور سروس سینٹروں کو ہونے والی پانی کی سپلائی میں کمی کرکے مقامی رہائشیوں کو وافر مقدار میں پانی فراہم کیا جائے۔ اس کے علاوہ شہر کو گڑھوں، آلودگی اور پانی کی چوری سے پاک بنانے، سبھاش اُدیان کی تزئین و آرائش کرکے بزرگ شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے اور کاموا ری ندی کی صفائی کرکے اس کے پانی کو صاف و شفاف بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔ میمورنڈم میں فٹ پاتھوں کو تجاوزات سے پاک کرکے شہریوں کے استعمال کے لیے کھولنے، فلائی اوور کی مرمت، سڑکوں کے گڑھوں کو بھرنے، صفائی ستھرائی کے تعلق سے عوام میں بیداری پیدا کرنے اور سڑکوں کے دونوں جانب پیور بلاک لگانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اس کے علاوہ بھیونڈی کو ٹریفک جام کے مسئلے سے نجات دلانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے پر زور دیا گیا۔ اس موقع پر شیوسینا کے ضلع سہ رابطہ سربراہ منوج گگے، شہر سربراہ گجیندر رگلوی، سابق شہر سربراہ موہن ولال، سابق ضلع تنظیمی سربراہ ویشالی میستری، بھارتیہ کامگار سینا کے صدر نذیر شیر شیخ، شعبہ سربراہ ہرش راوت، راجو پاٹنکر، شاخہ سربراہ لکشمن ہومبرکر، نریش شیوڑے، شنکر کھامکر، سچن کدم، وجے کنبھار اور وجے بلاوکر سمیت دیگر عہدیداران موجود تھے۔

ایکسپائری غذائی اشیاء فروخت کرنے کا الزام، پانچ افراد کے خلاف مقدمہ درج



بھیونڈی: 31/اکتوبر (شارف انصاری):- بھیونڈی کے مانکولی علاقے میں ایکسپائری اور خراب غذائی اشیاء مبینہ طور پر فروخت کے لیے رکھنے کے معاملے میں نارپولی پولیس نے پانچ افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ فوڈ اینڈ ڈرگس ایڈمنسٹریشن کی افسر کستوری یوگیش چیلوںکر کی شکایت پر یہ کارروائی کی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق، مانکولی ناکہ پر واقع ایونیو سپر مارٹ لمیٹڈ کے ڈسٹری بیوشن سینٹر اور انجور گاؤں کے مہاویر کمپلیکس میں واقع گودام کی جانچ کے دوران ایکسپائری، خراب اور پیکنگ سے متاثرہ غذائی اشیاء پائی گئیں۔ ضبط کیے گئے سامان کی مجموعی قیمت 28 ہزار 504 روپے بتائی گئی ہے۔ اس میں مختلف کمپنیوں کے خوردنی تیل بھی شامل ہیں۔ اس معاملے میں ڈسٹری بیوشن سینٹر کے منیجر ودیا دھر اننت شنتارے، ایریا منیجر ارون بھیم راؤ گوتلکر، کمپنی کے نامزد نمائندے رام چندر راؤل، ہریانہ کی کمپنی کے این پی ارکیسس گرین انرجی پرائیویٹ لمیٹڈ اور کمپنی کے کل وقتی ڈائریکٹر ایلوین ایلیاس ماچاڈو کو ملزم بنایا گیا ہے۔ شکایت میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ ملزمین نے مبینہ طور پر آپسی ملی بھگت سے ایکسپائری اور خراب غذائی اشیاء کو مناسب طریقے سے تلف کرنے کے بجائے فروخت کے لیے دستیاب رکھا تھا۔ اس سے صارفین کی صحت کو خطرہ لاحق ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ نارپولی پولیس نے اس معاملے میں مقدمہ درج کرکے مزید تحقیقات شروع کردی ہیں۔

نامعلوم گاڑی کی زد میں آکر شخص زخمی، ڈرائیور فرار

بھیونڈی: 31/اکتوبر (شارف انصاری):- بھیونڈی کے پورنا علاقے میں ایک نامعلوم گاڑی کی زد میں آکر 43 سالہ شخص شدید زخمی ہوگیا۔ الزام ہے کہ گاڑی کا ڈرائیور زخمی شخص کی مدد کیے بغیر موقع سے فرار ہوگیا۔ نارپولی پولیس نے نامعلوم گاڑی ڈرائیور کے خلاف معاملہ درج کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق، زخمی شخص کی شناخت وٹھل نوریتی کدم (43) کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ واقعہ 10 اکتوبر کی رات تقریباً 10:30 بجے سے 11 اکتوبر کی صبح 6 بجے کے درمیان پورنا علاقے میں وجے لکشمی ٹرانسپورٹ، چودھری کمپاؤنڈ کے قریب پیش آیا۔ شکایت کنندہ لتا کدم کے مطابق، ان کے شوہر کو اچانک چکر آنے کے باعث وہ بے ہوش ہوکر سڑک پر گر پڑے تھے۔ اسی دوران وہاں سے گزرنے والے ایک نامعلوم گاڑی کے ڈرائیور نے مبینہ طور پر لاپروائی سے گاڑی چلاتے ہوئے ان کے دائیں پیر کو کچل دیا، جس سے پیر کے پنجے میں شدید چوٹ آئی۔ الزام ہے کہ حادثے کے بعد ڈرائیور زخمی شخص کو کوئی مدد فراہم کیے بغیر موقع سے فرار ہوگیا۔

ہائیواڈ پمپر کی ٹکر سے نوجوان کی موت، ڈرائیور فرار

بھیونڈی: 31/اکتوبر (شارف انصاری):- بھیونڈی کے مانکولی پل کے نیچے ہائیواڈ پمپر کی ٹکر سے شدید زخمی ہونے والے 23 سالہ نوجوان کی دورانِ علاج موت ہوگئی۔ حادثے کے بعد ڈمپر ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا۔ نارپولی پولیس نے نامعلوم ڈرائیور کے خلاف معاملہ درج کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق، متوفی کی شناخت چھوٹو کمار دھرمیندر رائے کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ اپنے بھائی کے ساتھ موٹر سائیکل پر جارہا تھا۔ مانکولی علاقے میں موٹر سائیکل کا پیٹرول ختم ہوجانے کے باعث وہ اسے سڑک پر دھکیل کر لے جارہا تھا۔ اسی دوران پیچھے سے آنے والے ہائیواڈ پمپر نے اسے ٹکر مار دی۔

پارنجیت کی آریہ اسٹار رپین انڈیا فلم "ویٹوم" پونگل 2027 کو دنیا بھر میں ریلیز



ممبئی: 31/اکتوبر (ایم ملک) بنانے والوں نے کثیر انتظار والی ملٹی اسٹار رپین انڈیا ایکشن فلم کی ریلیز کی تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے فلم کی ایک جھلک بھی شیئر کی ہے، جس میں زمین پر قبضے، قدیم مارشل آرٹس، اور بڑے پیمانے پر ایکشن دکھایا گیا ہے۔ ہندوستانی سنیما کے سب سے زیادہ متوقع ایکشن تماشے کو آخر کار اس کی ریلیز کی تاریخ مل گئی۔ ہدایت کار پارنجیت کی آنے والی پین انڈیا فلم "ویٹوم" کے بنانے والوں نے ایک بالکل نیا پوسٹر شیئر کیا ہے۔ پوسٹر پونگل 2027 کے خاص موقع کے لیے فلم کی عظیم الشان دنیا بھر میں تھیٹر ریلیز کی تاریخ میں بند ہے۔ جب سے اس منصوبے کا اعلان ہوا ہے، بڑے پیمانے پر جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ جب ٹیم نے "دی ورلڈ آف ویٹوم" کے لیے تعارفی ویڈیو جاری کی تو مختلف زبانوں میں آوازوں نے سب کی توجہ مبذول کرلی۔ پنچ ترپاٹھی نے ہندی میں، ہدایت کار پارنجیت نے تامل میں، راناگوبائی نے تیلگو میں، کیچا سدیپ نے کنڑ میں، اور سوبین شاہیر نے ملیالم میں آواز دی۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اس ویڈیو نے ناظرین کو ایک ایسی دنیا کی جھلک دی جسے ہندوستانی سنیما نے پہلے نہیں دیکھا ہوگا۔ فلم ماضی کے تنازعات کے اثرات کو اجاگر کرتی ہے، جو ہمارے حال پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں اور مستقبل کے لیے ایک اہم خطرہ ہیں۔ یہ جنگ زمین پر کنٹرول حاصل کرنے کے بارے میں ہے۔ جو چیز فلم کو الگ کرتی ہے وہ اسے بنانے میں کی جانے والی جسمانی کوشش ہے۔ روایتی مارشل آرٹس سے لے کر ملاکھمب کے قدیم کھیل تک، فلم ایک بالکل نیا اور طاقتور انداز پیش کرتی ہے۔ ان ایکشن مناظر کو حقیقی معنوں میں شاندار بنانے کے لیے تمام مرکزی اداکاروں کو سخت تربیت دی گئی۔ آریہ، سوبھیتا دھولی پالا، کلائیرسن، اور کئی دیگر باصلاحیت اداکار فلم میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ان کی موجودگی فلم کی کہانی کو نکھار دے گی۔ "سرپٹا پرمبرائی" اور "تھنگالن" جیسی فلموں کے بعد، ہدایت کار پارنجیت ایک بار پھر اپنی نئی فلم "ویٹوم" کے ساتھ سلور اسکرین پر واقعی منفرد چیز لے کر آرہے ہیں۔ فلم کے ماحول کو مکمل کرنے والا شاندار میوزک جی وی نے ترتیب دیا ہے۔ پرکاش کمار۔ یہ بات قابل غور ہے کہ .G.V پرکاش کمار کی موسیقی فلم میں ایک منفرد ذائقہ ڈالتی ہے، جو پارنجیت کی تخلیق کردہ دنیا کو اور بھی خاص بناتی ہے۔ پارنجیت نے "کبالی"، "کالا"، "سرپٹا پرمبرائی" اور "تھنگالن" جیسی بلاک بسٹر فلموں کی ہدایت کاری کی ہے۔ اب، وہ اپنی نئی فلم "ویٹوم" کے ساتھ زبردست واپسی کررہے ہیں۔ فلم بنانے والے بڑے پیمانے پر فلم بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ پارنجیت کی تحریر اور ہدایت کاری میں بننے والی یہ فلم دسمبر 2026 میں پانچ زبانوں: ہندی، تامل، تیلگو، ملیالم اور کنڑ میں ملک بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔

فلم مائسا کا پہلا گانا 2 نومبر کو ریلیز ہوگا

ممبئی: 31/اکتوبر (ایم ملک) بھارت کی پہلی خواتین کی زیر قیادت پین انڈیا فلموں میں سے ایک ہونے کی وجہ سے، رشمیکا مندنا کی فلم "مائسا" کا پہلا گانا "او مائسا رے" 2 نومبر کو ریلیز ہوگا۔ فلم 27 نومبر 2026 کو سینما گھروں کی زینت بنے گی۔ "مائسا" کے ساتھ، جس میں رشمیکا مندنا نے اداکاری کی ہے، اداکارہ بھارت کی پہلی خواتین کی زیر قیادت پین انڈیا سنیما ویچنر میں پہلے کبھی نہ دیکھے گئے اوتار میں نظر آئیں گی۔ باپ بیٹی کے منفرد رشتے پر ایکشن اور دلکش کہانی سے بھرپور یہ فلم 27 نومبر 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ جیسے جیسے فلم کی ریلیز کی تاریخ قریب آرہی ہے، 'مائسا' کو لے کر جوش و خروش بڑھتا جارہا ہے۔ بھارت کی سب سے بڑی خاتون ستاروں میں سے ایک مانی جانے والی رشمیکا مندنا اس پروجیکٹ میں مرکزی کردار میں نظر آئیں گی۔ فلم کے حال ہی میں ریلیز ہونے والے ٹیزر کو ملک بھر میں زبردست ردعمل ملا ہے۔ سامعین اور ناقدین نے یکساں طور پر فلم کو اس کی خام توانائی، بڑے پیمانے، اور شدید ماحول کے لیے سراہا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ مائیسا کو ایک منفرد سنیما کہانی کے طور پر قائم کرتا ہے۔ بہت سی ہندوستانی فلمیں بڑے پیمانے پر ایکشن ڈرامے جیسے کہ باہوبلی اور کے جی ایف میں ماں بیٹے کے مضبوط رشتے کی عکاسی کرتی ہیں، لیکن مائیسا مختلف ہے کیونکہ بنانے والے ایک نئے اور مضبوط جذباتی پہلو کو متعارف کررہے ہیں۔ یہ فلم قبائلی زمینوں کے پس منظر میں باپ بیٹی کے مضبوط بندھن کی نمائش کرے گی۔ فلم کے ساؤنڈ ٹریک کے ارد گرد جوش و خروش کو جاری رکھتے ہوئے، بنانے والوں نے 2 نومبر 2026 کو پہلا گانا "او مائسا ری" ریلیز کرنے کا باضابطہ اعلان کیا ہے۔ گانے کے پوسٹر میں آگ کے درمیان ایک طاقتور ریبلوٹ دکھایا گیا ہے، جو گانے کے جذبے اور متحرک توانائی کی عکاسی کرتا ہے۔ معروف موسیقار جیکس بیجوئے نے اس گانے کو کمپوز کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ گانا فلم کی دیسی کہانی کو مزید نکھار دے گا۔ ہدایت کار وریندر پلے، جو "سیتا رام" میں شامل تھے، اس فلم کو ایکشن، جذبات اور ایک عظیم داستان کے ساتھ پیش کررہے ہیں۔ رشمیکا مرکزی کردار میں نظر آئیں گی۔ ٹیزر سے پتہ چلتا ہے کہ فلم کو بڑے پیمانے پر بنایا گیا ہے اور اسے ملک بھر کے شائقین کے لیے بنایا جارہا ہے۔

آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف میونسپل کارپوریشن کا ایکشن پلان



بھیونڈی: 31/اکتوبر (شارف انصاری): صنعتی سرگرمیوں، تعمیراتی کاموں اور کچرے کے غیر منظم انتظام کے سبب فضائی آلودگی کے مسئلے سے دوچار بھیونڈی شہر میں اب میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے سخت رخ اختیار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ شہر کی فضا کو آلودہ کرنے والوں کے خلاف شکنجہ کسنے کے لیے میونسپل کارپوریشن نے گریڈیڈ رسپانس ایکشن پلان (GRAP) کے تحت تین مرحلوں پر مشتمل کارروائی کا خاکہ تیار کیا ہے۔ اس کے تحت قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پہلے نوٹس دیا جائے گا، اس کے بعد جرمانہ عائد کیا جائے گا اور مسلسل لاپرواہی برتنے والوں کے خلاف کام بند کرانے سے لے کر قانونی کارروائی تک کی جائے گی۔ میونسپل کارپوریشن کی اس کارروائی کے دائرے میں تعمیراتی مقامات سے اڑنے والی دھول، تعمیراتی ملبے کو غیر مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانا، کھلے مقامات پر کچرا جلانا اور سڑکوں، عوامی مقامات و خالی پلاٹوں پر کچرا پھینکنے جیسے معاملات شامل ہیں۔ ڈپٹی میونسپل کمشنر (ماحولیات) بال کرشن کشرساگر کے مطابق GRAP کے تحت کارروائی کو تین مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں تعمیراتی کاروباریوں، بلڈروں، ڈیولپروں، ٹھیکیداروں اور متعلقہ جائیداد مالکان کو تحریری نوٹس جاری کرکے مقررہ مدت میں خامیاں دور کرنے کی ہدایت دی جائے گی۔ تعمیراتی مقامات پر سبز جالیاں لگانا، دھول کو ہوا میں پھیلنے سے روکنے کے لیے حفاظتی رکاوٹیں کھڑی کرنا اور باقاعدگی سے پانی کا چھڑکاؤ کرنا لازمی ہوگا۔ دوسرے مرحلے میں نوٹس کے باوجود اصلاح نہ کرنے یا دوبارہ قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ ضرورت پڑنے پر دھول پھیلانے والے کھدائی اور انہدام کے کاموں کو روکنے کے لیے بھی نوٹس جاری کیا جائے گا۔ یہی نہیں بلکہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے کچرا اٹھانے پر ہونے والے اخراجات بھی متعلقہ قصورواروں سے وصول کیے جائیں گے۔ تیسرے مرحلے میں بار بار قواعد توڑنے، بڑے پیمانے پر آلودگی پھیلانے، کھلے مقامات پر کچرا جلانے اور غیر قانونی طور پر بڑے پیمانے پر کچرا ڈالنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس میں تعمیراتی کام بند کرانا، متعلقہ اجازت نامے معطل کرنے کی سفارش اور معاملہ متعلقہ محکموں کے حوالے کرکے قانونی کارروائی کرنا بھی شامل ہے۔ میونسپل کارپوریشن نے بلڈروں، ٹھیکیداروں، تاجروں اور شہریوں کو واضح ہدایات دی ہیں کہ تعمیراتی سامان اور ملبے کی نقل و حمل کھلی گاڑیوں میں نہ کی جائے۔ گاڑیوں کو ڈھانپ کر لے جانا ہوگا اور تعمیراتی ملبہ صرف مجاز مقامات پر ہی ڈالنا ہوگا۔ کھلے مقامات پر کچرا اور تعمیراتی سامان جلانے کے علاوہ سڑکوں، عوامی مقامات اور خالی پلاٹوں پر کچرا پھینکنے سے بھی گریز کرنا ہوگا۔ قواعد پر عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے وارڈ افسران اور خصوصی ٹیموں کے ذریعے باقاعدہ معائنہ کیا جائے گا۔ خلاف ورزی کرنے والے اداروں اور تعمیراتی مقامات کا ریکارڈ رکھ کر دوبارہ جانچ بھی کی جائے گی۔ دوسری جانب دیوالی کے دوران پٹاخوں سے بڑھنے والی فضائی اور صوتی آلودگی کو مدنظر رکھتے ہوئے میونسپل کارپوریشن نے شہریوں سے ماحول دوست دیوالی منانے کی اپیل کی ہے۔ انتظامیہ نے کم آواز اور کم دھواں پیدا کرنے والے پٹاخوں کے استعمال کے ساتھ خاموش علاقوں میں پٹاخے نہ جلانے کی بھی اپیل کی ہے۔ اس سال دیوالی کا تہوار 6 سے 11 نومبر تک منایا جائے گا۔ اسی سلسلے میں 29 اکتوبر کو ایڈیشنل میونسپل کمشنر نینا سمانے کی صدارت میں پٹاخہ فروخت کرنے والوں، ماحولیات، لائسنس، وارڈ افسران، فائر بریگیڈ اور پولیس افسران کی مشترکہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں پٹاخوں کی فروخت کے لیے مقررہ مقامات اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر نے واضح ہدایات دیں کہ پٹاخوں کی دکانیں لگانے سے قبل لائسنس کے ساتھ فائر بریگیڈ اور پولیس محکمے کا عدم اعتراض سرٹیفکیٹ (این او سی) حاصل کرنا لازمی ہوگا۔ ہر دکان کے باہر آگ بجھانے کے آلات رکھنا بھی ضروری ہوگا۔ ہائی کورٹ کی جانب سے 15 اکتوبر کو جاری کردہ رہنما اصولوں پر تمام پٹاخہ فروشوں کو عمل کرنا ہوگا۔

بھیونڈی میں جرائم اور ممنوعہ گٹکھے کے خلاف پولیس کی کارروائی، چاقو کی نوک پر موبائل فون لوٹا، 58 لاکھ کا گٹکھا ضبط

بھیونڈی: 31/اکتوبر (شارف انصاری): شہر میں ایک جانب چاقو کی نوک پر نوجوان سے موبائل فون لوٹنے اور مزاحمت کرنے والے راہگیروں کو جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا واقعہ سامنے آیا ہے، تو دوسری جانب ممنوعہ گٹکھے کی اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے نارپولی پولیس اور محکمہ خوراک و ادویات انتظامیہ نے کالھیر کے اریہنت کمپاؤنڈ سے تقریباً 57 لاکھ 96 ہزار روپے مالیت کا ممنوعہ گٹکھا اور پان مصالحہ ضبط کیا ہے۔ اس معاملے میں اتر پردیش کے ایک ملزم کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پہلا واقعہ بھیونڈی کے بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع نصیر آباد مسجد کے قریب پیش آیا۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق دھامنکر ناکہ کے مہاویر کمپلیکس میں رہنے والا یاسین ہارون خان (24) پیشے سے ڈرائیور ہے۔ 2 اکتوبر کی صبح تقریباً 5 بج کر 45 منٹ پر وہ ایک فاسٹ فوڈ ہوٹل میں چائے پینے کے بعد پیدل اپنے گھر جارہا تھا۔ اسی دوران مسجد کے قریب راستے میں رکنے پر اوسامہ خان نامی ملزم وہاں پہنچا اور اس سے رکنے کی وجہ دریافت کی۔ اسی بات پر مبینہ طور پر ملزم نے اپنی جیب سے چاقو نکال کر یاسین کو دھمکایا اور اس کی جیب سے تقریباً 10 ہزار روپے مالیت کا پوکو کمپنی کا 5G موبائل فون زبردستی چھین لیا۔ اس کے بعد ملزم نے اس کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کردی۔ یاسین کے شور مچانے پر آس پاس کے لوگ جمع ہوگئے۔ بھیڑ کو دیکھ کر ملزم نے چاقو لہراتے ہوئے دھم


دैنک ورک ا تاجا


4
مقامی وعلاقائی
خبریں
01/نومبر 2026
روزنامہ ورق تازہ




درگاہ شاہ رحمٰن اور مسجد کے عارضی متولی برطرف

۳۵/ایکڑ وقف اراضی محفوظ، ۱۱/سالہ جدوجہد کامیاب



ناندیڑ/اورنگ آباد: ۳۱/اکتوبر (حیدر علی): ناندیڑ کی معروف وقف ادارہ درگاہ شاہ رحمان و مسجد، وزیرآباد، کھڑکپورہ کے معاملات میں مبینہ بے ضابطگیوں اور لاپروائی کے خلاف مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ نے بڑی کارروائی کی ہے۔ وقف بورڈ نے ادارے کے عارضی متولی رحمت اللہ شاہ یعقوب شاہ کی تقرری منسوخ کرتے ہوئے انہیں عہدے سے برطرف کر دیا ہے۔ وقف ایکٹ کی دفعہ 64 کے تحت یہ کارروائی کی گئی ہے۔ وقف بورڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر فیاض خان نے 25 اگست 2026 کو اس سلسلے میں باضابطہ حکم نامہ جاری کیا۔ اس حکم کے مطابق درگاہ اور مسجد کا مکمل انتظام اب ضلع وقف افسر ناندیڑ کے ذریعے براہِ راست مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ کے کنٹرول میں دے دیا گیا ہے۔ ضلع وقف افسر ناندیڑ کی جانب سے 5 ستمبر 2023 کو پیش کردہ تحقیقاتی رپورٹ میں واضح کیا گیا تھا کہ عارضی متولی رحمت اللہ شاہ حیدرآباد میں مقیم تھے اور وقف ادارے میں باقاعدگی سے حاضر نہیں ہوتے تھے، جس کی وجہ سے انتظامی امور متاثر ہو رہے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کسی قانونی اختیار کے بغیر 2 جنوری 2017 کو شیخ تسلیم شیخ اسحاق کو نائب متولی مقرر کیا تھا۔ مقامی شہری اور مسجد کے حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والے محمد عبدالحفیظ نے 27 جولائی 2023 کو وقف بورڈ میں تحریری شکایت درج کروائی تھی۔ شکایت میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ عارضی متولی اور نائب متولی نے وقف قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انعامی اراضی کی غیر قانونی فروخت، لیز معاہدوں اور زمین کی منتقلی کے لیے اراضی مافیا اور شر پسند عناصر کی مدد کی۔ اس کے علاوہ زمین کی حفاظت کے لیے سرگرم مسجد کمیٹی کے اراکین کو مبینہ طور پر جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر پریشان کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ اس معاملے میں رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر فوزیہ خان اور دیگر عوامی نمائندوں نے بھی سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کارروائی کے لیے خط و کتابت کی تھی۔ حضرت عبداللہ شاہ غازی المعروف دولہا شاہ رحمان شہید کی درگاہ اور مسجد کے لیے حیدرآباد کے نظام نے تقریباً 36 بیگھہ یعنی اندازاً 35 ایکڑ اراضی خدمات کی شرائط پر انعام میں دی تھی۔ 1950 کی دہائی میں مقامی باشندوں نے مسجد کی توسیع کی، جو بعد میں جامع مسجد کے نام سے مشہور ہوئی۔ 1977 میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر قبرستان کے لیے 3 ایکڑ زمین بلدیہ نے وقف بورڈ سے خریدی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ زمین کی قیمتوں میں اضافے کے بعد مبینہ طور پر اراضی مافیا کی نظریں اس قیمتی وقف زمین پر پڑ گئیں اور بے ضابطگیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ مقامی درگاہ و مسجد کمیٹی نے 2015 سے ہی ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ وقف بورڈ سے مسلسل شکایات کیں۔ بالآخر مقامی باشندوں کی 11 سالہ مسلسل جدوجہد کامیاب ہوئی اور 35 ایکڑ انعامی وقف اراضی کو تحفظ حاصل ہوا۔ عارضی متولی کی برطرفی اور وقف ادارے کے انتظام کو وقف بورڈ کے براہِ راست کنٹرول میں لینے کے فیصلے پر مقامی باشندوں نے وقف بورڈ کے چیئرمین سمیر قاضی، چیف ایگزیکٹو آفیسر فیاض خان، بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما چنتیا پاپو دیشمکھ اور متعلقہ تمام افسران کا شکریہ ادا کیا ہے۔ درگاہ حضرت دولہا شاہ رحمان شہید کے 148 ویں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر علاقے کے شہریوں اور عقیدت مندوں نے عزم ظاہر کیا کہ اب اس محفوظ وقف اراضی کو نوجوانوں کی تعلیم، روزگار اور بیوہ خواتین کی مالی امداد جیسے فلاحی کاموں کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

ناندیڑ ریلوے ڈویژن میں ڈیجیٹل لائف سرٹیفکیٹ مہم 5.0 کا آغاز

گھر بیٹھے تصدیق اور مختلف اسٹیشنوں پر معلوماتی کیمپوں کا انعقاد



ناندیڑ: ۳۱/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ملک بھر کے ریٹائرڈ پنشنرز (وظیفہ یاب افراد) کو زبردست سہولت فراہم کرنے کے مقصد سے، جنوب وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن میں ملک گیر ڈیجیٹل لائف سرٹیفکیٹ (DLC) مہم 5.0 کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ اس انتہائی مفید مہم کی تشہیر و اشاعت کے لیے ۳۰ اکتوبر ۲۰۲۶ کو ڈویژنل ریلوے منیجر (DRM) آفس، ریل وکاس سدن، ناندیڑ میں ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا؛ جہاں ڈویژنل ریلوے منیجر مسٹر پردیپ کاملے اور دیگر اعلیٰ ریلوے حکام کے دستِ مبارک سے اس مہم کے معلوماتی بینر کی نقاب کشائی کی گئی۔ یہ خصوصی مہم یکم نومبر سے ۳۰ نومبر ۲۰۲۶ تک پورے ایک ماہ مسلسل چلائی جائے گی۔ ریلوے انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ تفصیلات کے مطابق، اس مہم کا بنیادی مقصد پنشنرز کو ڈیجیٹل ذرائع سے گھر بیٹھے اپنا سالانہ لائف سرٹیفکیٹ (بقید حیات ہونے کا سرٹیفکیٹ) جمع کرانے کی جدید سہولت اور اس سے متعلق مکمل تکنیکی معلومات فراہم کرنا ہے، تاکہ انہیں دفاتر کے چکر نہ کاٹنے پڑیں۔ اس جدید سہولت کے تحت، کوئی بھی پنشنر اپنے اینڈرائیڈ موبائل فون کے گوگل پلے اسٹور (Google Play Store) سے Jeevan Pramaan Aadhaar Authentication RD App ڈاؤن لوڈ کر کے فیس آتھنٹی کیشن (چہرے کی شناخت کی ٹیکنالوجی) کے ذریعے انتہائی آسانی سے اپنا ڈیجیٹل لائف سرٹیفکیٹ بنا سکتا ہے اور دوسرے پنشنرز کی بھی مدد کر سکتا ہے۔ مزید برآں، ان پنشنرز کی عملی رہنمائی اور سرٹیفکیٹ جمع کرانے کے لیے ناندیڑ ڈویژن کے مختلف اہم ریلوے اسٹیشنوں پر صبح ۱۰ بجے سے خصوصی کیمپس کا انعقاد کیا جا رہا ہے؛ جن کا شیڈول کچھ یوں ہے: ۵ نومبر کو ناندیڑ ریلوے اسٹیشن (پلیٹ فارم نمبر ۱)، ۶ نومبر کو پورنا ریلوے اسٹیشن (کریو کنٹرول لابی، پلیٹ فارم نمبر ۱)، ۱۳ نومبر کو چھترپتی سمبھاجی نگر ریلوے اسٹیشن (وی آئی پی لاؤنج) اور ۲۰ نومبر کو عادل آباد ریلوے اسٹیشن (وی آئی پی لاؤنج)۔ ریلوے انتظامیہ نے تمام ریٹائرڈ ملازمین اور پنشنرز سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اس جدید سہولت کا بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

لاتور میں کوریئر پارسل میں دھماکہ، ایک ملازم شدید زخمی

گاڑی کے پرخچے اڑ گئے، بم ڈسپوزل اور فارنسک ٹیموں کی تفتیش شروع



لاتور: ۳۱/اکتوبر (ایجنسی): لاتور شہر کے مصروف ترین تجارتی علاقے میں کوریئر سے آئے ایک پارسل میں زبردست اور پراسرار دھماکہ ہونے کا انتہائی سنسنی خیز واقعہ پیش آیا ہے۔ اس ہولناک حادثے میں پارسل اتارنے والا ایک ملازم شدید جھلس کر زخمی ہو گیا ہے، جبکہ کوریئر کی مال بردار گاڑی (ٹیمپو) کو بھی زبردست نقصان پہنچا ہے۔ اس لرزہ خیز دھماکے کا پورا منظر وہاں نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہو گیا ہے، جس نے علاقے میں خوف و ہراس اور سنسنی پھیلا دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، یہ سنسنی خیز واقعہ سنیچر (۳۱ اکتوبر) کی صبح تقریباً ساڑھے نو بجے لاتور شہر کے وِلاس راؤ دیشمکھ مارگ پر واقع ادیوگ بھون (صنعتی) علاقے میں پیش آیا۔ اس علاقے میں متعدد نجی کوریئر کمپنیوں کے دفاتر اور دکانیں واقع ہیں۔ روزمرہ کے معمول کے مطابق صبح کے وقت امالے کوریئر سروس (Umate Courier Service) کے دفتر کے سامنے ایک مال بردار ٹیمپو آ کر رکا اور اس میں سے پارسل کے باکس نیچے اتارنے کا کام شروع کیا گیا۔ منظرِ عام پر آنے والے سی سی ٹی وی فوٹیج میں صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ ایک ملازم جیسے ہی ٹیمپو سے پارسل اتارنے لگتا ہے، اچانک اس پارسل میں ایک زوردار دھماکہ ہو جاتا ہے۔ دھماکے کی شدت اس قدر زیادہ تھی کہ مال بردار ٹیمپو کی چھت اڑ گئی اور شیشے چکنا چور ہو کر بکھر گئے۔ دھماکے کی ہیبت ناک آواز سن کر آس پاس کے دکاندار اور شہری شدید خوفزدہ ہو گئے اور علاقے میں کچھ دیر کے لیے افراتفری مچ گئی۔ اس حادثے میں پارسل کو ہاتھ میں لینے والا ملازم شدید طور پر جھلس کر زخمی ہو گیا ہے، جسے مقامی شہریوں نے فوری طور پر قریبی نجی ہسپتال میں داخل کرایا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ خوش قسمتی سے دھماکے کے بعد آگ نہیں پھیلی، جس کے باعث ایک بہت بڑا سانحہ ٹل گیا ورنہ اس گنجان تجارتی علاقے میں بھاری جانی و مالی نقصان کا اندیشہ تھا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی شیواجی نگر پولیس اسٹیشن کی ٹیم، بم ڈسپوزل اسکواڈ (BDDS) اور فارنسک ماہرین کی ٹیمیں فوراً جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس منتگیش چوہان نے بھی جائے وقوعہ کا دورہ کر کے حالات کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ کوریئر شاپ کے مالکان اور ڈائریکٹرز اس اچانک افتاد پر شدید حیرت زدہ ہیں؛ انہوں نے پولیس کو بتایا کہ ان کے پاس آنے والے پارسلز کے اندر موجود اشیاء کی پیشگی معلومات انہیں نہیں ہوتیں، بلکہ وہ صرف بکنگ کر کے یہاں سے بھیجے جانے والے سامان کا ہی ریکارڈ رکھتے ہیں۔ فی الحال، لاتور پولیس، بم ڈسپوزل اسکواڈ اور فارنسک ماہرین جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کر کے اس بات کی گہرائی سے تفتیش کر رہے ہیں کہ دھماکہ خیز مواد سے بھرا یہ پارسل کس نے، کہاں سے اور کس کے نام پر بھیجا تھا، اور اس دھماکے کے پیچھے اصل محرکات کیا ہیں۔ اس واقعے نے پرائیویٹ کوریئر سروسز کے ذریعے بھیجی جانے والی اشیاء کی سیکورٹی اور چیکنگ کے نظام پر بھی کئی سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

شالارتھ گھوٹالہ: ۵۵۰/بوگس ذاتی منظوریوں کی منسوخی کا حکم

ممبئی: ۳۱/اکتوبر (ایجنسی): بوگس ذاتی منظوری اور شالارتھ آئی ڈی گھوٹالے کے معاملے میں محکمہ تعلیم نے کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ جلگاؤں ضلع میں ۵۵۰ سے زائد بوگس ذاتی منظوریوں کو رد کرنے کے احکامات ضلع پریشد کے محکمہ تعلیم کو موصول ہو چکے ہیں۔ اب ان احکامات کو متعلقہ تعلیمی اداروں اور اساتذہ تک پہنچانے کا عمل جاری ہے۔ اس کے علاوہ غیر تدریسی عملے کی تنخواہیں روکنے کے احکامات بھی جاری کیے گئے ہیں۔ ریاست بھر میں موضوعِ بحث بنے شالارتھ آئی ڈی گھوٹالے میں اس بڑی کارروائی کے بعد تعلیمی حلقوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ بنیادی طور پر یہ گھوٹالہ ناسک ڈویژن کے ۳ اضلاع جلگاؤں، دھولیہ اور نندوربار میں بڑے پیمانے پر سامنے آیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ برسرِ اقتدار بھارتیہ جنتا پارٹی سے وابستہ لیڈران کے تعلیمی اداروں میں بھی بڑے پیمانے پر اساتذہ کی تقرریوں کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ ان تقرریوں کیلئے بوگس ذاتی منظوری اور شالارتھ آئی ڈی تیار کر کے حکومت سے اساتذہ کی تنخواہیں حاصل کی گئیں۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق ناسک ڈویژن میں سامنے آنے والے مجموعی ۸۹۳/معاملات میں سے تقریباً ۶۰۰/معاملات صرف جلگاؤں ضلع کے ہیں۔ الزام ہے کہ اس گھوٹالے کے ذریعے حکومت کو تقریباً ۱۶۰/کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اس پورے معاملے کی تحقیقات ناسک پولیس کی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کر رہی ہے، جس کی کارروائی اب بھی جاری ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مذکورہ کارروائی ایس آئی ٹی کی ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ اس معاملے میں پائی جانے والی بے ضابطگیوں کے پیشِ نظر متعلقہ عہدوں پر کام کرنے والے افسران اور ملازمین کی محکمہ جاتی انکوائری ہونے کا بھی امکان ہے۔

غیر قانونی طور پر مویشیوں کی منتقلی، اتوارہ پولیس کی کارروائی میں دو افراد کیخلاف مقدمہ درج



ناندیڑ: 31 اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں مویشیوں (گاؤ ونش) کی غیر قانونی اور ظالمانہ طریقے سے نقل و حمل کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلا بھرو ہن کی خصوصی مہم کے تحت اتوارہ پولیس نے ایک بڑی کارروائی انجام دی ہے۔ اس کارروائی میں ذبیحہ کی غرض سے لے جائے جا رہے دو جانوروں کو ظالمانہ قید سے آزاد کراتے ہوئے ایک ٹاٹا ٹیمپو سمیت مجموعی طور پر ۴ لاکھ ۵۰ ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کر لیا گیا ہے۔ موصولہ تفصیلی پریس نوٹ کے مطابق، ۲۹ اکتوبر ۲۰۲۶ کو اتوارہ پولیس اسٹیشن کی ایک ٹیم اپنے معمول کے گشت پر معمور تھی۔ اسی دوران انہیں خفیہ ذرائع سے اطلاع ملی کہ ونکر کالونی علاقے کی سڑک پر ایک ٹاٹا ٹیمپو کے ذریعے مویشیوں کو انتہائی بے رحمی کے ساتھ ذبیحہ کے لیے منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس پکی اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے فوری حرکت میں آتے ہوئے ونکر کالونی روڈ پر جال بچھایا اور مشتبہ ٹاٹا ٹیمپو (رجسٹریشن نمبر MH-26-BE-3251) کو روک لیا۔ پنچوں کی موجودگی میں جب گاڑی کی تلاشی لی گئی تو اس میں دو جانور پائے گئے جنہیں رسیوں سے نہایت بے دردی کے ساتھ باندھا گیا تھا۔ پولیس نے فوری طور پر دونوں جانوروں کو آزاد کرایا۔ اس کارروائی میں استعمال ہونے والے ٹاٹا ٹیمپو (مالیت تقریباً ۳ لاکھ ۲۰ ہزار روپے) اور دو جانوروں (مالیت تقریباً لاکھ ۳۰ ہزار روپے) کو ملا کر کل ۴ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کا ساز و سامان ضبط کیا گیا ہے۔ اس سنگین معاملے میں اتوارہ پولیس اسٹیشن میں عبدالحمید قریشی (عمر ۵۰ سال، ساکن چوفالہ) اور ماروتی منوہر کیرتاڑ (عمر ۴۶ سال، ساکن ترو ڈہ، ناندیڑ) کے خلاف کرائم نمبر 361/2026 درج کیا گیا ہے۔ ملزمان پر مہاراشٹر حیوانات تحفظ قانون کی دفعہ 5 (A)، 9 اور انسدادِ بے رحمی حیوانات ایکٹ کی دفعہ 11 (1) (D) (E) کے تحت قانونی کارروائی کی گئی ہے۔ یہ کامیاب کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلا بھرو ہن اور ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر سدھیشور کیلاسے، سب انسپکٹر جل باجی گائیکواڑ، اور پولیس اہلکار کلندر، گھنی، اسرائیل، ہنگنکر، جگتاپ اور گیتے پر مشتمل متعلقہ ٹیم نے انجام دی۔ دریں اثناء، پولیس انتظامیہ نے تمام شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ مویشیوں کی غیر قانونی منتقلی، جانوروں پر ظلم یا ذبیحہ کے مقصد سے کی جانے والی کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر اپنے قریبی پولیس اسٹیشن کو دیں یا ایمرجنسی ہیلپ لائن نمبر ۱۱۲ پر رابطہ کریں۔

ناندیڑ ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بینک کی تقرریوں پر پابندی بدستور برقرار

ناندیڑ: ۳۱/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ڈسٹرکٹ سینٹرل کوآپریٹو (DCC) بینک میں انتہائی ضروری اور طویل عرصے سے زیرِ التواء ۱۵۶ اسامیوں پر بھرتی (نوکر بھرتی) پر ریاستی حکومت کی جانب سے لگائی گئی پابندی (Stay) ہنوز برقرار ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بینک کے حالیہ انتخابات میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد اب بی جے پی (BJP) نے اکثریت حاصل کر لی ہے اور بینک کی صدارت بھی بی جے پی کے رکن اسمبلی ڈاکٹر تشار راٹھوڑ کے پاس ہے؛ اس کے باوجود ریاستی حکومت (جس میں بی جے پی خود شامل ہے) نے اب تک اس بھرتی سے پابندی نہیں ہٹائی ہے، جس سے کئی سوالات جنم لے رہے ہیں۔ دریں اثناء، اس بھرتی کے لیے لازمی قرار دیے گئے روسٹر (سماجی ریزرویشن کی فہرست) کی منظوری کا انتظامی عمل اب نئے سرے سے شروع کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ ڈائریکٹرز بورڈ کے کچھ بااثر اراکین نے بینک میں ۱۵۶ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لیے حکومت سے باقاعدہ منظوری حاصل کی تھی۔ تاہم، سنگین بے ضابطگی یہ ہوئی کہ حکومت کی جانب سے روسٹر کو حتمی منظوری ملنے سے پہلے ہی، اس وقت کے بورڈ نے منظور شدہ اسامیوں کو تمام ڈائریکٹرز کے درمیان اپنے اپنے کوٹے کے طور پر تقسیم کر لیا اور من مانے طریقے سے بھرتی کا عمل شروع کر دیا تھا۔ جب اس غیر قانونی اور اقربا پروری پر مبنی کارروائی کا بھانڈا پھوٹا تو ریاستی محکمہ کوآپریٹو نے فوری تحقیقات کرتے ہوئے پچھلے سال اکتوبر میں اس پوری بھرتی کے عمل پر عبوری پابندی عائد کر دی تھی۔ اس وقت کے بورڈ کے غیر قانونی عزائم کو ناکام بنانے میں رکن پارلیمان اشوک چوہان نے اہم کردار ادا کیا تھا، جنہوں نے پرزور مطالبہ کیا تھا کہ بینک میں کوئی بھی بھرتی صرف اور صرف قابلیت، میرٹ اور مکمل شفافیت کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ حال ہی میں اختتام پذیر ہونے والے ڈائریکٹرز بورڈ کے انتخابات میں ایم پی اشوک چوہان نے خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے بینک کا اقتدار اپنی پارٹی کے قبضے میں کر لیا ہے۔ بی جے پی کے ایم ایل اے ڈاکٹر تشار راٹھوڑ نے بینک کے چیئرمین کا عہدہ سنبھالنے کے بعد سختی سے اس بات پر زور دیا ہے کہ نوکریوں میں بھرتی مکمل طور پر میرٹ پر ہونی چاہیے۔

جمہوریت کی روح کو تباہ کرنے والے گیا نیش کمار کو جانا ہی ہوگا

پہلا نمبر گیا نیش کمار کا اور اس کے بعد رنگا بلا کا آئے گا: ہریش وردھن سپکال



نئی دہلی: ۳۱/اکتوبر (ایجنسی): انتخابات جمہوریت کی روح ہیں، لیکن الیکشن کمیشن حکمراں پارٹی کی کٹھ پتلی بن کر اس کی مرضی کے مطابق کام کر رہا ہے۔ انتخابات محض دکھاوا بن کر رہ گئے ہیں اور الیکشن کمیشن کا پورا نظام حکمراں پارٹی کو فائدہ پہنچانے کے مقصد سے چلایا جا رہا ہے۔ یہ جمہوریت اور آئین کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ اسی لیے جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں انڈیا اتحاد متحد ہوا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیا نیش کمار کو جانا ہی ہوگا۔ سب سے پہلے گیا نیش کمار کی باری آئے گی اور اس کے بعد رنگا بلا کا نمبر آئے گا۔ ان سخت الفاظ میں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہریش وردھن سپکال نے حملہ کیا۔ دلی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر ہریش وردھن سپکال نے کہا کہ پارلیمنٹ میں عوام کے سوالات اٹھائے جاتے ہیں اور ملک کے اہم مسائل پر بحث ہوتی ہے، لیکن پارلیمنٹ میں اپوزیشن کو بولنے ہی نہیں دیا جاتا۔ یہاں تک کہ اپوزیشن لیڈر کو بھی اپنی بات رکھنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ یہ سب پوری دنیا نے دیکھا ہے۔ حکومت کی اس من مانی سے اپوزیشن پارٹیوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ کانگریس کے قومی صدر مقلار جن کھرگے کی رہائش گاہ پر فرضی پارلیمنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ حکومت جس طرح پارلیمنٹ کے باہر بلڈوزر چلاتی ہے، اسی طرح ایوان کے اندر بھی اپوزیشن کی آواز دبانے کا کام کر رہی ہے۔ پارلیمنٹ میں صرف تو تو کا ما حول بنا ہوا ہے۔ راہل گاندھی نے گیا نیش کمار کا معاملہ انتہائی سنجیدگی سے اٹھایا ہے۔ آج پوری دنیا میں ہندوستان کی بدنامی ہو رہی ہے اور اس کے ذمہ دار چیف الیکشن کمشنر گیا نیش کمار ہیں۔ اس لیے انہیں ان کے عہدے سے ہٹایا جانا چاہیے اور یہ بھی ملک کے سامنے آنا چاہیے کہ ان کے پیچھے کون ہے۔ سپکال نے مزید کہا کہ یکم نومبر کو دلی کے رام لیلا میدان میں ہونے والی مہا ریلی میں شرکت کے لیے مہاراشٹر سے 5 ہزار افراد دلی پہنچ رہے ہیں۔ راہل گاندھی کی قیادت پر بھی کو پختہ یقین ہے۔ ملک کو اس شکل صورت حال سے صرف وہی باہر نکال سکتے ہیں۔ کانگریس پارٹی نے تحریک آزادی کے دوران تمام ذاتوں اور مذاہب کے لوگوں کو ایک پرچم تلے متحد کر کے آزادی کی عظیم جدوجہد لڑی تھی۔ آج ایک بار پھر ویسی ہی صورت حال سامنے ہے۔ ملک کی آزادی، جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے یہ جدوجہد انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیوسینا کے شندے گروپ کے رکن اسمبلی سنجے گائیکواڑ نے خودکشی کرنے والے کسانوں کے بارے میں جو بیان دیا ہے، وہ انتہائی قابل اعتراض اور قابل مذمت ہے۔ سنجے گائیکواڑ مسلمل غیر ذمہ دارانہ اور نامناسب بیانات دیتے رہتے ہیں، لیکن ان کے خلاف نہ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اور نہ ہی وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس کوئی کارروائی کرتے ہیں۔ یہ اقتدار کا غرور ہے اور عوام ہی اس غرور کو چکنا چور کریں گے۔ سپکال نے مہایوتی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کی مہایوتی میں بڑے پیمانے پر اندرونی اختلافات ہیں لیکن تمام پارٹیاں صرف اقتدار کے لالچ میں متحد ہیں۔

سمردھی ہائی وے پر کسانوں کا احتجاج

واشم: ۳۱/اکتوبر (ایجنسی): ریاست میں خشک سالی سے متاثرہ کسانوں کو فوری اور مناسب مالی امداد فراہم کرنے کے مطالبے کے تحت شیوسینا (ادھو ٹھاکرے) کی جانب سے جمعہ کے دن ضلع واشم میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ شیلو بازار کے قریب سے گزرنے والے سمردھی ایکسپریس ہائی وے پر ٹھاکرے گروپ کے رکن اسمبلی تن دیشمکھ کی قیادت میں سیکڑوں کسان اور متعدد شیوسینک پہنچے۔ اس دوران جب مظاہرین نے سمردھی ایکسپریس وے پر چڑھنے کی کوشش کی تو پولیس نے انہیں بزورِ طاقت روک دیا، جس کے باعث علاقے میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ پولیس نے احتجاج کی قیادت کرنے والے رکن اسمبلی تن دیشمکھ سمیت کئی کارکنوں اور عہدیداروں کو حراست میں لے لیا ہے۔ ریاست میں خشک سالی کے باعث کسانوں کو بڑے پیمانے پر نقصان اٹھانا پڑا ہے، جبکہ حکومت کی جانب سے دی جانے والی امداد ناکافی ہے۔ کسانوں کو راحت پہنچانے کیلئے امدادی رقم میں اضافہ کرتے ہوئے تمام متاثرہ کسانوں کو بلا امتیاز فی ہیکٹر ایک لاکھ روپے مالی امداد دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسی مطالبے کے تحت خشک سالی سے متاثرہ سیکڑوں کسان، شیوسینا (ٹھاکرے) کے عہدیداران اور کارکنوں کے ہمراہ سڑکوں پر اتر آئے۔ کسانوں کے مسائل کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانے کے لئے شیوسینا (ادھو) نے سمردھی قومی شاہراہ کو روکنے کا اعلان کیا تھا۔





سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس Mob: 9860871766

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔
آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی، محمدیہ کالونی، مال ٹیکڑی روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604